REGD. No. L.6254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۵۴ ۔ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ "

یوم پنجشنبہ
روزنامہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۱۹ صفر ۱۳۸۲ھ

الفضل ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۲ وفا ۱۳۴۱ ہش ۲۲ جولائی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نخلہ —

نخلہ ۲۰ جولائی ۱۹۶۲ء

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند دیر سے آئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ویسے تو اچھی ہے۔ البتہ رات ٹانگ میں درد رہا۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

ربوہ کا موسم

— ربوہ ۲۱ جولائی (نو بجے صبح) یہاں گزشتہ کئی روز سے مطلع ابر آلود ہے رات وقفہ وقفہ سے خاصی تیز بارش بھی ہوتی رہی۔ آج صبح بھی مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے اور فضا میں خنکی کے باعث موسم بدستور خوشگوار ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے، روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے

سارا مدار مجاہدہ پر ہے اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔

"جو ترقی تدریجاً ہوتی ہے۔ اس لئے صحابہؓ کی ترقیاں بھی تدریجی طور پر ہوئی تھیں۔ مگر انبیاءؑ کے ملک کی بعثت بالکل ہمدردی ہی ہوتی ہے اور پھر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو جامع جمیع کمالات نبوت تھے۔ آپ میں یہ ہمدردی کمال درجہ پر تھی۔ آپ صحابہ کو دیکھ کر چاہتے تھے کہ پوری ترقیات پر پہونچیں۔ لیکن یہ عروج ایک وقت پر مقدر تھا۔ آخر صحابہؓ نے وہ پایا جو دنیا نے کبھی نہ پایا تھا اور وہ دیکھا جو کسی نے نہ دیکھا تھا۔

سارا مدار مجاہدہ پر ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو لوگ ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم ان کے لئے اپنی تمام راہیں کھول دیتے ہیں مجاہدہ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نظر میں چور کو قطب بنا دیا دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں اور ایسی باتوں نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی کی جھاڑ پھونک سے کوئی بزرگ بن جاتا ہے۔

جو لوگ خدا کے ساتھ جلدی کرتے ہیں وہ ہلاک ہو جاتے ہیں دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔ روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے۔ اور بدوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔ یہ نہیں کہ قرآن کریم کے خلاف خود ہی بے فائدہ ریاضتیں اور مجاہدہ جوگیوں کی طرح تجویز کر بیٹھے۔ یہی کام ہے جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے تاکہ میں دنیا کو دکھلا دوں کہ کس طرح پر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ قانون قدرت ہے نہ سب محروم رہتے ہیں اور نہ سب ہدایت پاتے ہیں۔" (الحکم یکم مئی ۱۹۰۰ء)

مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف عدن کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر احباب جماعت میں نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب جو حاجی محمد دین صاحب عال درویش مقیم قادیان کے بڑے لڑکے تھے اور گزشتہ ۳۰ سال سے عدن میں بطور ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس کرتے تھے۔ تین چار روز ہوئے عدن میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ جماعت عدن کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ عدن کے راستہ آنے جانے والے مبلغین اور سلسلہ کے دوسرے احباب سالہا سال تک آپ کی مہمان نوازی سے بہرہ اندوز ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ مرحوم و مغفور گزشتہ تین چار سال سے بیمار تھے کبھی کچھ افاقہ ہو جاتا۔ اور کبھی صاحب فراش ہو جاتے۔ یکم مئی ۱۹۶۲ء کو نیروبی سے پاکستان آتے ہوئے خاکسار دو تین روز کے لئے عدن

(باقی دیکھیں ص پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۲ء

اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی

سیاسی پارٹیوں کے بل کے مطابق کوئی ایسی سیاسی پارٹی نہیں بنائی جا سکے گی جو اسلامی نظریہ حیات اور پاکستان کی سالمیت و استحکام کے خلاف کام کرنے والی ہو۔ اسلامی نظریہ حیات ایک بہت وسیع خیال ہے اور صرف منفی پہلو رکھتا ہے۔ تاہم اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اسلام کے نام پر کوئی پارٹی بنائی جا سکتی ہے ہمارا مطلب یہ ہے کہ اس بل کی رو سے یہ اجازت نہیں دی گئی ہے کہ کوئی سیاسی پارٹی ایسی بنائی جا سکتی ہے جس کا مقصد یہ ہو کہ وہ اپنے تصور اسلام کے مطابق اسلام کو برسر اقتدار لائے گی سیاسی پارٹی بنانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایک پارٹی بعض مقاصد کو سامنے رکھ کر جو اس کے خیال میں ملک کی بہبودی کے لئے ضروری ہیں کھڑی ہوتی ہے اور مکمل اقتدار پر قانونی ذرائع سے قابض ہو کر ان مقاصد کو بروئے کار لانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس طرح اگر اسلام کو بروئے کار لانے کے لئے کوئی پارٹی بنائی جائے گی تو چونکہ اسلام ایک وسیع لفظ ہے۔ اس میں تمام مسلّمہ اور غیر مسلّمہ فرقے شامل ہیں جن کا تصورِ اسلام صرف ایک دوسرے فرقوں سے مختلف ہے۔ بلکہ بعض حالتوں میں متضاد ہے۔ اس لئے ہر فرقہ اپنے اپنے تصور کے مطابق الگ الگ پارٹی بنائے گا اور ملک میں اسلام کے نام پر ایک دو نہیں بلکہ دسیوں سیاسی جماعتیں کھڑی ہو جائیں گی جو مختلف تامل سے اپنے اپنے تصور اسلام کے مطابق اسلام کو برسر اقتدار لانے کی مدعی ہوں گی نتیجہ یہ ہو گا کہ اسلامی فرقوں میں سیاسی سطح پر ایک نہایت خطرناک جنگ زرگری شروع ہو جائے گی اور نہ صرف ملک کی ترقی اور بہبودی دھری کی دھری رہ جائے گی بلکہ ملک خانہ جنگی کا ایک میدان کارزار بن جائے گا اور جو حال ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی فرقوں کی باہمی چپقلش سے یورپ میں تھا وہی حال یہاں بھی ہو جائے گا۔

یہ نتیجہ کوئی قیاسی نہیں ہے بلکہ اس کے آثار ابھی سے نظر آ رہے ہیں چنانچہ مودودی صاحب سے جو بزعم خود اسلام کو برسر اقتدار لانے کی غرض سے ایک "اسلامی جماعت" کی رہنمائی کرتے ہیں۔ جب پوچھا گیا کہ کیا آپ دوسری سیاسی جماعتوں سے جو اسلام کے نام پر کھڑی ہوں گی۔ تعاون کریں گے تو آپ نے جواب دیا کہ یہ بات حالات پر منحصر ہو گی اور یہ بھی کہا کہ مختلف جماعتوں کے تصورات اسلام ناموافق ہو سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کے نظریات اسلام منفرد حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی نظر میں جس طرح اسلام کو برسر اقتدار لانا چاہیئے وہ طریق ہائے کار اکثر فہمیدہ لوگوں کے نقطہ نگاہ سے سراسر غیر اسلامی بلکہ اشتراکی قسم کے ہیں۔ چنانچہ بہت سے اہل علم حضرات اسی بناء پر آپ سے الگ ہو چکے ہیں۔

الغرض اگر سیاسی جماعتوں کے بل میں جو کہا گیا ہے کہ ایسی کسی سیاسی پارٹی کی اجازت نہیں ہو گی۔ جس کے مقاصد اسلامی نظریہ حیات کے مخالف ہوں گے اس کے یہ معنی لئے جائیں کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹیاں بنانے کی اجازت ہو گی تو یقیناً یہ ایک نہایت غلط اور افسوسناک استنباط ہو گا۔ کیونکہ ملک میں ایسی دسیوں پارٹیاں کھڑی ہو جائیں گی جن کا منشور اسلام کے نام پر بنایا جا سکتا ہے۔ مگر جو مختلف تصورات اسلام کی وجہ سے ایک دوسرے کو مرتد اور واجب القتل قرار دیں گی۔ اور جب ان میں سے کوئی پارٹی برسر اقتدار آ جائے گی تو دوسرے مسلمانوں کے جان و دل خطرے میں پڑ جائیں گے۔ اس ضمن میں ہفت روزہ "ترجمان الاسلام لاہور" کا ایک نوٹ ملاحظہ ہو:۔

"۲۸ جون کو باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں نظام العلماء کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجلاس ہوا تھا جس میں کم و بیش ۵۰ ہزار کی حاضری تھی موجودہ ملکی اور مذہبی حالات پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے مفصل تبصرہ کیا تھا اسی میں آپ نے الیکشن میں علماء کے حصہ لینے کے اسباب کے ضمن میں یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ ملک میں بہت سی باتیں اصلاح طلب ہیں۔ یہاں بعض لوگ کفر کو اسلام کے نام سے اور فسق و فجور کو اسلامی ثقافت کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ اس ملک میں آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پر بھی (خاکم بدہن) حملے ہوتے ہیں اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ناموس پر بھی۔ اس لئے ملک میں ان تمام برائیوں کو مٹانے اور منکرات کا انسداد کرنے کے لئے آئینی کوششوں کی ضرورت ہے آپ نے اسی سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پتلے کو جلانے کا ذکر بھی کیا۔ جس کے سلسلہ میں عرصہ سے لاہور میں ایک مقدمہ چل رہا تھا۔ آپ نے اس قسم کی تمام فرقہ وارانہ اور اشتعال انگیزیوں کو بند کرنے کے لئے تقریر کرتے ہوئے فرمایا، کہ سنی مسلمانوں کی ملک میں غالب اکثریت ہے۔ اس لئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ملک ہمارا ہے اور ہم پر اس کی حفاظت اور ترقی کا فرض سب سے زیادہ عائد ہوتا ہے

یہ تقریر پولیس رپورٹروں کے ہاں محفوظ ہو گی۔ کم و بیش اسی قسم کا بیان تھا اور یہی اس کی سپرٹ تھی اس پر ہمارے معاصر ہفتہ وار "اسد" (شیعہ پرچہ) نے ۱۲ جولائی کی اشاعت میں مقالہ افتتاحیہ لکھا اور سرخی یوں قائم فرمائی "مولانا غلام غوث ہزاروی کی اشتعال انگیزی" اس مضمون میں مولانا کی طرف یہ جملہ منسوب کیا ہے "ہم اکثریت میں ہیں لہٰذا ملک ہمارا ہے"۔ (ترجمان اسلام ۲۰/۷/۶۲ء)

اس سے آگے "ترجمان اسلام" نے شیعوں کے ساتھ مصالحانہ باتیں کی ہیں اور شیعوں کو تسلی دیتے ہوئے لکھا ہے :۔

دوستو! آپ کر حوصلے بلند رکھنے چاہئیں۔ آپ کو پاکستان کی حصہ داری سے کون نکال سکتا ہے۔ غرض صرف یہ ہے کہ آپ ازراہ کرم اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کر کے اپنے اس پاکستان پر رحم کریں۔ آخر اس سال کیمل ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک محلے والے محلہ چھوڑ کر اور مسجد کو تالا لگا کر عاشورا کی رات کو بھاگ گئے تھے اور چابیاں پولیس کو دے گئے۔

ہمارے محترم دوستو! اس ملک میں مل کر رہنا ہے۔ اس لئے ایک دوسرے کے بزرگوں کا احترام کرنا اور جذبات کا خیال رکھنا ہو گا۔ ہم بڑے ادب سے محترم مدیر "اسد" کی توجہ ضلع مظفر گڑھ کے اندر علی پور میں ایک مقدمہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اگر ہمارے شیعہ دوست اس ملک پر رحم کرتے ہوئے اپنے اس قسم کے بھائیوں کو نصیحت کریں تو ملک ان کا شکریہ ادا کرے گا ورنہ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت کی مثال صادق آئے گی۔ (ترجمان اسلام ۲۰ جولائی ۱۹۶۲ء)

شیعہ سنی ہی کو لے لیجئے۔ شیعوں کا تصور اسلام نظری اور عملی پہلوؤں سے سنیوں کے تصور اسلام سے بالکل متضاد ہے۔ اگر بالفرض پاکستان میں یہی دونوں فرقے موجود ہوں اور دونوں اپنے اپنے تصور اسلام کے مطابق جدا جدا سیاسی پارٹیاں ترتیب دیں تو تاریخ اسلام بتاتی ہے کہ کیا عجوبہ نہ ابھی یہاں نہ ہو گا۔ اسلام کے نام پر سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی کوشش دنیائے اسلام میں کیا کیا تباہیاں لا چکی ہے مسلمانوں کی تقریباً چودہ سو سال کی تاریخ ہماری آنکھوں کے لئے سرمۂ عبرت کا کام دے سکتی ہے۔ یہ تو ایک بات ہے ابھی اہل حدیث اور دیوبندیوں۔ دیوبندیوں اور بریلویوں کے تنازعات کے جو فسادات آئے دن رونما ہوتے ہیں کیا سیاسی سطح پر یہ ختم ہو جائیں گے ہرگز نہیں یقیناً ان کو تو اور بھی تقویت ملے گی پھر احراری اور مودودی تنازع حکومتی ایوان میں اور ان کے باہر کیا کیا رنگ اختیار کرے گا اس کا تصور کیجئے۔

اس طرح اس منفی جملہ سے کہ اسلامی نظریہ حیات کے خلاف کوئی سیاسی پارٹی بنانے کی اجازت نہ ہو گی یہ استنباط کہ اسلام کو اقتدار پر لانے کے لئے اسلامی جماعتیں بنائی جا سکتی ہیں قانون کی منشار کے سراسر خلاف ہے اور ہماری رائے میں مودودی صاحب نے جو "سابقہ اسلامی جماعت" کے احیاء کا اعلان کیا ہے وہ اس بل کے منشاء کے خلاف ہے کیونکہ ایسی جماعتیں عملاً اسلامی نظریہ حیات کے مخالف ہیں۔ اسلامی نظریہ حیات جس میں سیاسی زندگی بھی شامل ہے۔ کسی ایک سیاسی پارٹی کی اجازت نہیں دیتا جس کا منشاء مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کی طرح اپنے تصور اسلام کے مطابق ملک میں اپنی طرز کی اسلامی حکومت قائم کرنا ہو۔ اور جو دوسرے مسلمانوں کے علی الرغم بنائی گئی ہو۔ ایسی کسی پارٹی کا وجود باقی تمام مسلمانوں کی توہین ہی نہیں بلکہ ... (باقی صفحہ ۷ پر)

(باقی صفحہ ۷ پر)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ صاحبہ کراچی میں بوجہ بخار بیمار ہیں۔ بخار دیر سے آ رہا ہے بہت کمزوری ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عابدہ قمر بنت چوہدری عبدالکریم ربوہ

اسلام — موجودہ زمانہ کا اہم تقاضہ

از مکرم عطاء الرحمٰن صاحب ایم اے سابق ڈائریکٹر تعلقات عامہ حکومت ملایا (ترجمہ الفضل)

(۲)

اسلام کی ترقی اور وسعت کے ساتھ ایک جامع اور بین الاقوامی قانونِ اخلاق منصۂ شہود پر آیا۔ جس کی بنیاد عدل اور احسان کے دائمی اصول پر رکھی گئی۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل قرآنی آیتیں مقتبس کی جاتی ہیں۔

یا ایہا الذین اٰمنوا کونوا قوامین للّٰہ شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قومٍ علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (سورۃ مائدہ ع ۲)

یعنی اے مومنو تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے استادہ ہو جاؤ۔ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو وہ تقوےٰ کے زیادہ قریب ہے۔

اور :۔

ان اللّٰہ یأمر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی۔ (سورہ النحل ع ۱۳)

یعنی اللہ تعالےٰ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور غیر رشتہ داروں کو بھی قرابت والے شخص کی طرح جاننے اور اسی طرح مدد دینے کا حکم دیتا ہے اور ہر ایک قسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے روکتا ہے۔

تمام لوگ اس بات کو تسلیم کریں گے کہ وہ خوبیاں جن پر اسلام سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔ یعنی سب انسانوں کے ساتھ عدل اور انصاف اور حسن سلوک اور احسان اور بے غرضانہ ہمدردی۔ یہی وہ خوبیاں ہیں جو سماج کو متحد کر سکتی ہیں اور وہ برائیاں جو سوسائٹی میں انتشار اور حکومت میں اختلال پیدا کرتی ہیں۔ وہ ظلم۔ انفرادی اور اجتماعی نقصان دہ اعمال اور بدنظمی جو بغاوت پر منتج ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو اجتماعی فائدہ پہنچانے کے لئے زبانی اور عملی طور پر معاہدات کی پابندی اور بین الاقوامی فرائض کی ادائیگی کی فرضیت کو قائم کیا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ معاہدات کو محض کاغذ کے ردی پرزے قرار دینے اور بین الاقوامی فرائض کو نظر انداز کرنے سے نیز اس کے ساتھ سیاسی اختیارات کے حصول کی برائیاں شامل ہونے سے گزشتہ پچاس سال میں کم از کم دو عالمی جنگیں ظہور میں آئی ہیں اور ان جنگوں نے بے شمار لاینحل مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کے بنانے میں مقابلہ اور فاصلہ کی تسخیر کے لئے بے خوف تجربات ایک اور عالمی جنگ کی نشان دہی کر رہے ہیں۔ اور یہ جنگ پہلی جنگوں سے بہت زیادہ تباہ کن ثابت ہوگی۔ دنیا کو اس یقینی بربادی سے محفوظ رکھنے کے لئے لوگوں کے دلوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اور مختلف اقوام کو اس بات کا احساس کرانا ضروری ہے کہ ہماری دنیا میں اتنی وسعت موجود ہے کہ اس میں تمام لوگ امن سے بود و باش اور ترقی کر سکیں اس مایوسی کی حالت میں لوگوں نے دنیا کی نجات کے لئے مذہب کی طرف نگاہ اٹھانی شروع کر دی ہے۔ کیونکہ یہ مذہب ہی ہے۔ جو انسانی اعمال کے سرچشمہ پر اثر ڈالتا ہے۔ اور قوتِ محرکہ کی راہ نمائی کرتا اور اسے قابو میں رکھتا ہے۔

موجودہ پریشانیوں اور فسادات کے بڑے بڑے اسباب مندرجہ ذیل سمجھے جا سکتے ہیں:۔

(۱) نسلی امتیازات

(۲) غلط اقتصادی معیار اختیار کرنا

(۳) قومی تنازعات

(۴) عالمی غلبہ کے حصول کے لئے جدوجہد

اسلام میں نسلی امتیاز کا نظریہ نہیں پایا جاتا

اسلام اپنی ابتداء ہی سے نسلی امتیاز کے خلاف ہے اور اس نے انتہائی کوشش سے ان مصنوعی روکوں کو جو ایک نسل کو دوسری نسل سے اور ایک قوم کو دوسری قوم سے جدا کرتی ہیں اٹھا دیا ہے تواریخ عالم میں پہلی دفعہ انسانی فضیلت کا اندازہ کرنے کے لئے قرآن کریم کے ان الفاظ میں ایک نیا معیار قائم کیا گیا ہے۔

یا ایہا الناس انا خلقنٰکم من ذکرٍ و انثیٰ وجعلنٰکم شعوباً و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم ان اللّٰہ علیم خبیر۔ (الحجرات ع ۱۴)

یعنی اے لوگو ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔

اس اعلان نے صرف پیدائش۔ قوم اور دولت کی وجہ سے شرف و بزرگی کے تصور کو ختم کر دیا اور سیاہ فام لوگوں کو سفید فام لوگوں کی صف میں کھڑا کر دیا اور ایک ہی ضرب سے ہمیشہ کے لئے نسلی امتیاز کے شرمناک طریق کو مٹا دیا۔ موجودہ زمانہ میں بھی جبکہ اسلام کی ابتداء کو لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ اسلامی ممالک میں "چھوٹی چٹان" (Little Rock) کی قسم کی کہانیاں سننے میں نہیں آتیں اور نہ ہی جنوبی افریقہ ایسی نسلی امتیاز کے قوانین کی الجھن مشرقِ وسطےٰ اور مشرق بعید میں کبھی پیدا ہوئی۔

"کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت ہے۔ تم سب حضرت آدم کی اولاد ہو۔ اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے"۔

یہ وہ یادگار الفاظ تھے جو حجۃ الوداع کے موقعہ پر سیدنا محمد رسول اللہؐ کے منہ سے نکل کر منیٰ کی وادی میں گونجے۔ اس کے نتیجہ میں عربوں کا نسلی غرور و فخر مٹی میں مل گیا۔ اور جو فرق عربی اور عجمی میں زمانہ قدیم سے اسی طرح چلا آتا تھا۔ جیسے یہود اور غیر یہود میں یا یونانیوں اور غیر اقوام میں یا روما کے طبقہ امراء اور عوام میں۔ وہ ختم ہو گیا۔ غریب اور پسماندہ لوگ امیر لوگوں کی خیرات پر گزر اوقات کرنے کے لئے مجبور نہ کئے گئے۔ بلکہ ان کو مذہب اور سیاسیات میں معین حقوق عطا کئے گئے عورتیں جو مشقی مجبوریوں کے نیچے دب کر کراہ رہی تھیں اور اثاثہ البیت سے بھی کم حیثیت رکھتی تھیں۔ مردوں کے برابر حقوق پا گئیں۔ غلاموں کی آزادی کی معمولی معمولی عذرات پر حمایت کی گئی۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ میں غلامی ختم ہو گئی اسلام میں اچھوتوں کا وجود نہ کبھی گزشتہ زمانہ میں تھا اور نہ اب پایا جاتا ہے۔

اگر دنیا کی تعمیر نو کرنی ہے اور امن قائم کرنا ہے تو نسلی اختلافات دشمنی اور امتیاز کو ختم کرنا پڑے گا۔ اور نظام نو کو جلد از جلد قائم کرنے کے لئے اسلام کی اخلاقی اقدار کو قبول کرنا اور قومی اور بین الاقوامی زندگی میں اس پر عمل کرنا ضروری ہوگا۔

اسلام میں دولت کی تقسیم

امیر اور غریب کا فرق جس سے بہت سے ممالک کی معاشی حالت غیر متوازن ہو گئی ہے دور کرنے کے لئے سماجی دباؤ اور ملکی قانون کا سہارا لیا گیا ہے۔ کئی ممالک نے کمیونزم کی معاشی سکیموں کو اپنا لیا ہے۔ اور بعض دوسرے اشتراکی ہونے پر زندگی ڈھال رہے ہیں۔ ایک تجربہ کے بعد دوسرا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ اور عوام کی حالت کو بہتر بنانے اور معیارِ زندگی کو اونچا کرنے کے لئے پُرزور جدوجہد سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ بہتری کیلئے ہو رہا ہے لیکن اسلام نے اپنی ابتداء سے ہی موجودہ دنیا کی غیر متوازن اقتصادی حالت کو قبل از وقت بھانپ لیا اور زکوٰۃ و صدقات کے اداروں کو وجود میں لایا۔ اور ان اداروں کو مذہبی حیثیت دی۔ اس نے وراثت کے قوانین اس طریق پر بنائے کہ دولت اور جائداد چند لوگوں کے ہاتھوں میں جمع نہ ہو سکیں۔ اسلام نے زوردار طریق سے سود کی ممانعت کی اور تجارت اور کاروبار کی حمایت کی۔

مومن کی شان

مومن کی یہ شان ہے کہ وہ لغویات میں پیسہ کرنے سے ہمیشہ پرہیز کرتا ہے لیکن نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ کسی مستحق اور دین سے لگاؤ رکھنے والے غریب بھائی کے نام الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروانا بھی ایک بہت بڑا نیک کام ہے۔ اس میں بے دریغ خرچ کیجیے۔ یہی مومن کی شان ہے۔

(مینیجر الفضل)

اب لوگ اس بات کا احساس کر رہے ہیں کہ اگر کسی ملک کی معاشی حالت میں صحیح طور پر توازن قائم کرنا ہو تو کوئی ایسا طریق اختیار کرنا پڑے گا جو اسلامی اصول کے مطابق ہو یقیناً انفرادی اور اجتماعی زندگی آجکل بہت پیچیدگی اختیار کر گئی ہے اور ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جو نزاعے رونما ہوئے ہیں لیکن اسلام نے اقتصادی حالات کو متوازن کرنے کے لئے بنیادی اصول وضع کر دیئے ہیں جن کی روح کو قائم رکھتے ہوئے بسرعت تبدیل ہونے والی دنیا کی ہنگامی ضروریات پوری کرنے کے لئے مناسب قدم اٹھایا ہوا ہے

اسلام میں مذہب کی بناء پر تعذیب نہیں

مذہبی تنازعات اور فرقہ وارانہ فسادات دنیا میں دہشتناک جرائم مثلاً لوٹ گھسوٹ غارتگری عصمت ریزی، آتش زنی اور خونریزی کا باعث ہیں اور بہت سے ممالک جن میں ہمارا اپنا ملک بھی شامل ہے کی تاریخ کے صفحات اس وجہ سے سیاہ ہو چکے ہیں ان جرائم کے بڑے اسباب میں سے حسد، کینہ، تعصب مذہبی جنون۔ برداشت کی کمی اور عدم رواداری بھی ہیں یہ ایسی برائیاں ہیں جو کسی زمانہ میں بھی آسانی سے کچلی نہیں جا سکتیں۔

اسلام کبھی بھی جنگجو مذہب نہیں رہا گو اس کے مخالفین نے اس پر یہ الزام لگایا ہے اسلام کی طرف سے اس وقت صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں اس کے خلاف جبراً مذہبی تبدیلی اور مذہبی ایذادہی کے غلط اور غیر منصفانہ الزامات کی کافی عرصہ پہلے تغلیط ہو چکی ہے اس وقت ان دوستوں کو جو اس موضوع پر مطالعہ کرنے کے خواہشمند ہیں ہم صرف سر تھامس آرنلڈ (SIR THOMAS ARNOLD) کی عالمانہ کتاب "دعوتِ اسلام" "Preaching of Islam" کے مطالعہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ہمارے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم قرآن کریم کی دو اہم آیات کے اقتباس پیش کر دیں جن سے دیگر مذاہب کے متعلق اسلام کے نہایت فیاضانہ سلوک پر روشنی پڑتی ہے پہلی آیت یہ ہے:

ولا تسبوا الذین یدعون
من دون اللہ فیسبوا اللہ
عدواً بغیر علم۔

( )

"یعنی ان معبودانِ باطلہ کو جنہیں لوگ پوجتے ہیں برا نہ کہو ورنہ اس کے بدلہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے خلاف بدکلامی کریں گے"

اس ارشاد کی حکمت واضح ہے باہمی سخت کلامی کا لازمی نتیجہ ایک دوسرے پر الزام دہی اور سبّ و شتم ہے جس سے لڑائی اور خون ریزی پیدا ہوتی ہے

دوسری آیت میں بت خانوں اور دوسری عبادت گاہوں کی بے حرمتی کرنے اور ان کی مسماری سے روکا گیا ہے قرآنی الفاظ یہ ہیں:-

ولو لا دفع اللہ الناس
بعضھم ببعض لھدمت
صوامع وبیع وصلوٰت
ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ
کثیرا ولینصرن اللہ من
ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز

(سورہ الحج ع۶)

یعنی "اور اگر اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے شرارت سے باز نہ رکھتا تو خانقاہیں گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دی جاتیں اور اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرے گا اللہ یقیناً بہت طاقتور اور غالب ہے"

ان آیات کا یہ مطلب ہے کہ مسلمانوں کی زندگیاں صرف اپنے خلاف ایذارسانی کو روکنے یا اپنی مساجد کو محفوظ کرنے کے لئے ہی قربان نہیں کی جاتیں بلکہ گرجوں خانقاہوں اور یہودیوں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے بھی قربان ہو سکتی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کامل مذہبی آزادی کے قیام کے لئے ایسا کیا جا سکتا ہے قرآنی آیت میں مسجدوں کا نام باوجود اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے خاص مقام ہیں عیسائیوں کے گرجوں اور یہودیوں کے عبادت خانوں کے بعد لیا گیا ہے یہ وہ روادارانہ سلوک ہے جو اسلام نے دوسرے مذاہب کے ساتھ روا رکھا ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ایسی یا اس قسم کی ہدایت اور کسی مذہبی کتاب میں نہیں پائی جاتی۔

(باقی)

عرصہ دو سال سے بیمار ہیں پاؤں سے لے کر کمر تک بدن متورم ہو چکا ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

(محمد عبدالواحد رہتاسی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ خود اخبار خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

خدام الاحمدیہ کا اکیسواں (۲۱) سالانہ اجتماع

۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

جملہ مجالس اور خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا جملہ مجالس کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام اس اجتماع میں شریک ہوں اس سلسلہ میں تفصیلات عنقریب شائع کی جائیں گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱- مورخہ ۱۸ جولائی ۶۲ء بوقت ۸ بجے صبح جناب مولوی عبدالقادر صاحب ہیڈ ماسٹر قصور۔ حال بہاول نگر قریباً ایک ماہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار رہ کر انتقال فرما گئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے بہت نیک اور ملنسار تھے عمر بوقت وفات قریباً ۸۰ سال تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے پس ماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

(والسلام خاکسار محمد عثمان سیکرٹری مال قصور حال بہاول نگر)

۲- میرے والد چوہدری ہدایت علی صاحب برادرِ حقیقی چوہدری بڈھے خاں صاحب مرحوم نمبردار لسرہ وال متصل قادیان حال چک گ۔ب ۱۲۲ ضلع لائل پور مورخہ ۳ جولائی ۱۹۶۲ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارے گاؤں کے احمدی اور غیر از جماعت دوستوں نے ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشانِ قادیان سے مرحوم کے بلندیٔ درجات کی درخواست ہے

(خاکسار مبارک احمد دفتر خزانہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- محترمہ مبارکہ مسعودہ صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (وارث ہاشمی)

۲- میرے شوہر محترم خواجہ محمد شفیع صاحب پلیڈر چکوال ایک سال سے بیمار ہیں بلڈ پریشر بڑھ گیا تھا اور فالج کا حملہ ہو گیا تھا پھر وہ چھ ماہ میں ٹھیک ہوا تو اس کے بعد دماغ پر حملہ ہو گیا۔ تمام بھائی بہنیں ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔

(والسلام بیگم خواجہ محمد شفیع صاحب پلیڈر چکوال صدر لجنہ اماء اللہ چکوال)

۳- میری بیوی کی کچھ عرصہ سے صحت ٹھیک نہیں ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے (ملک مستری غلام محمد شیخ پورہ حال برج ورکس کراچی کینٹ)

۴- میں مورخہ ۱۴ جون سے وجع الفؤاد کی مرض سے بیمار ہوں، ڈر لگا رہتا ہے درد کے شدید دورے پڑتے رہتے ہیں احباب اور درویشان قادیان جلد اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (احمد حیات ملازم ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ لاہور)

۵ میری پھوپھی صاحبہ کوئٹہ میں سخت بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صدیق بھٹی۔ بھٹی جنرل سٹور نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر (سندھ))

۶- خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ رسولی بی بی کو میعادی بخار ہے کمزوری بہت بڑھ چکی ہے اس لئے احباب جماعت دعا فرمادیں کہ خداوند کریم عزیزہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(خاکسار اللہ بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ تارڑ براستہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

۷- التماس ہے کہ خاکسارہ کی ہمشیرہ محترمہ عنایت بیگم اہلیہ چوہدری غلام حسین صاحب انسپکٹر مرچنٹ اپریشن کے لئے جناح ہسپتال کراچی میں داخل ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرما دیں

(خاکسارہ رحمت بی بی چک ۵۶۵ حال ماڈرن روڈ کراچی)

۸- میرا بھتیجا ایک عرصہ سے بیمار ہے صحابہ مسیح موعود اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفا بخشے۔

خاکسار عبدالناصر احمدی ساکنہ ماہی سیال ڈاکخانہ بھیل کبیر والہ ضلع ملتان

۹- میری والدہ استانی کرم بی بی صاحبہ ہمشیرہ حسن رہتاسی صاحبؓ مرحوم جو کہ موصی اور صحابیہ ہیں

باقی کالم کے نیچے

یاد رفتگان

حضرت منشی محبوب عالم خانصاحب مرحوم آف لاہور کے حالات

از مکرم نصیر احمد صاحب کراچی

میرے دادا جان حضرت منشی محبوب عالم خانصاحب رضی اللہ عنہ کے والد محترم میاں محمد دین صاحب ایک جید عالم تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے کاغذ بنا کر ایک کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر لکھی جس کے آخر میں لکھا۔ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور عنقریب ہونے والا ہے میں اس خوشخبری کو اس لئے درج کرتا ہوں کہ لوگ اسکو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں اور ان کے ظہور پر ان کو شناخت کریں حضرت دادا جان ایک علمی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اس لئے بچپن سے ہی دین کا شوق تھا اور نمازوں کے پابند تھے اور مساجد میں ہی نماز ادا کرتے تھے۔ جب لاہور آئے تو بوجہ حنفی المذہب ہونے کے مسجد بیگم شاہی میں نماز جمعہ ادا کرنے لگے۔ اُس مسجد میں مولوی غلام قادر صاحب بھیروی خطیب تھے۔ جو ان دنوں لاہور کے جید علماء میں شمار ہوتے تھے۔ وہ اکثر اپنے خطبوں میں جب اہل حدیث فرقہ کے لوگوں کا تذکرہ کرتے تو ان کو بہت ہی بُرا بھلا کہتے ان کے اس طرح کے وعظ سن کر دادا جان بہت متعجب ہوتے اور ساتھ ہی اہلحدیث کو دیکھنے کا بھی شوق پیدا ہوا۔ جب دادا جان کو معلوم ہوا کہ اہلحدیث کا مرکز مسجد چینیانوالی ہے جو محلہ بکسواراں میں واقع ہے تو آپ وہاں پہنچے۔ یہاں مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی درس دیا کرتے تھے وہاں جانا شروع کر دیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ ایک دن جب کہ مولوی عبدالواحد صاحب کا درس ہو رہا تھا انہوں نے آیت ثم استوی علی العرش کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے پیدا کر چکا تو پھر عرش پر بیٹھ گیا۔ میں نے مولوی صاحب سے سوال کیا کہ مولوی صاحب اگر اللہ تعالےٰ عرش پر بیٹھ گیا تو محدود ہو گیا اور پھر زمین بھی اس سے خالی ہو گئی اور یہ ذات باری کی صفات کے منافی ہے انہوں نے بجائے میرے سمجھانے کے کہا کہ لڑکے تو مرزائی تو نہیں ہو گیا۔ دادا جان نے کہا کہ مجھے مرزائیت کا علم تک نہیں ہے

مولوی صاحب نے اپنے شاگردوں کو اشارہ کیا کہ اس کو مسجد سے باہر نکال دو۔ چنانچہ مجھے مسجد سے نکال دیا گیا۔ اسی اثناء میں مشہور و معروف پنجابی شاعر میرزا ہدایت اللہ صاحب جنہوں نے سی حرفی لکھی ہے رہتے تھے ان کے بڑے لڑکے میرزا ولی اللہ صاحب کے ساتھ میرا تعارف ہو گیا یہ احمدی تھے احمدیت کے متعلق ان سے باتیں سننے لگا۔ ایک دن حضرت مرزا صاحبؑ کا ایک اشتہار لاہور کے بازاروں میں چسپاں نظر پڑا۔ جس پر فارسی کا ایک شعر بطور عنوان لکھا تھا جس کا ترجمہ یہ تھا کہ اگر تو میری صداقت کے متعلق معلوم کرنا چاہے تو اللہ تعالےٰ سے ہی پوچھ لے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ دادا جان نے ولی اللہ صاحب سے دریافت کیا کہ اللہ تعالےٰ سے کس طرح پوچھا جاتا ہے انہوں نے بتایا کہ عشاء کی نماز کے ۲ رکعت نوافل ادا کریں۔ جس میں یہ دعا کریں کہ الٰہی اگر مرزا صاحبؑ کا دعوےٰ سچا ہے تو تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم ان کی جماعت میں شامل ہو جائیں اور اگر یہ تیری طرف سے نہیں ہیں تو پھر ہمیں ان کے فتنے سے محفوظ رکھ۔ سونے سے قبل چالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سو جائیں۔ اللہ تعالےٰ بذریعہ خواب یا کشف یا الہام حقیقت حال آپ پر ظاہر کر دے گا۔

خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع

دادا جان فرمایا کرتے تھے کہ اسی دن سے اُن کی ہدایت کے مطابق میں نے دعا شروع کر دی اور ابھی دعا شروع کئے تیسرا ہی روز تھا کہ خواب میں دیکھا کہ جس کمرے میں میں سویا ہوا ہوں۔ اس میں کسی کے چڑھنے کی آواز آتی ہے۔ ایک شخص نے آکر مجھے بیدار کر دیا اور کہا کہ دو زانو ہو کر بیٹھ جاؤ۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں میں اٹھ کر دو زانو بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور ان کے ایک لمحہ بعد ایک اور بزرگ تشریف لائے اُن کے سر پر پگڑی تھی ہاتھ میں سونٹی اور لمبا کوٹ پہن رکھا تھا ان کی طرف اشارہ کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ ھذا الرجل خلیفۃ اللہ اسمعوا و اطیعوا۔ یہ فرما کر حضور تشریف لے گئے۔ بعد میں آنے والے بزرگ کھڑے رہے اور اپنی چھاتی کی طرف انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ کر کے پنجابی زبان میں فرمایا۔ "ایہو رب خلیفہ کیتا اس نوں مہدی جانو"۔ فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ مگر بیدار ہونے پر دونوں بزرگوں کے نورانی چہروں کا طبیعت پر اتنا گہرا اثر تھا کہ میں اپنی طبیعت میں ایک ہیجان محسوس کرتا تھا۔ مرزا ولی اللہ صاحب کو اپنی خواب سنائی۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے حضرت مرزا صاحب کو تو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ قادیان جا کر دیکھ آئیں اگر وہی خواب والے بزرگ ہوں تو پہلے بزرگ یقیناً حضرت نبی کریم صلعم ہی تھے۔ اس پر دادا جان کا شوق زیارت اس قدر تیز ہو گیا کہ صبح سکول جانے کی بجائے گاڑی پر سوار ہو کر سیدھے بٹالہ چلے گئے اور وہاں سے قادیان پہنچ گئے۔ مسجد مبارک میں آکے ایک رقعہ پر لکھا کہ میرا نام محبوب عالم ہے میں طالب علم ہوں اور لاہور سے آیا ہوں میری غرض صرف زیارت کرنا ہے۔ حضرت اقدسؑ نے اس رقعہ کے پیچھے لکھ دیا کہ اس وقت میں ایک کتاب لکھ رہا ہوں۔ ہم ظہر کے وقت ملاقات کریں گے دادا جان تو زیارت کے لئے بے تاب تھے۔ انہوں نے پھر لکھ بھیجا کہ میں ایک طالب علم ہوں۔ میرے پاس وقت تھوڑا ہے للہ زیارت کرائی جائے اس پر حضرت اقدسؑ نے کہلا بھیجا کہ اچھا مسجد میں بیٹھیں۔ ہم ابھی آتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد خادم نے آکر کہا کہ لاہور سے جو محبوب عالم آئے ہیں ان کو حضرت اقدس مکان کے دروازہ کی جانب بلاتے ہیں۔ چنانچہ مسجد سے اتر کر میں اس گلی میں چل پڑا جو گول کمرہ کے ساتھ اندر کو جاتی ہے ادھر حضورؑ دروازہ سے نکل کر میری طرف آرہے تھے۔ گلی کے درمیان میں ہم دونوں مل گئے۔ دیکھتے ہی خواب والا تمام نظارہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ میں نے حضور کے ساتھ معانقہ کا شرف حاصل کیا اور چمٹ کر اس قدر رویا کہ ہچکی بندھ گئی۔ حضور نے نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ میری پشت پر اپنا دست مبارک پھیرا اور ساتھ ہی فرمایا کہ آپ صبر کریں۔ میری طبیعت میں جب سکون ہوا تو حضور نے فرمایا کہ آپ کس غرض سے آئے ہیں۔ عاجز نے جواب دیا کہ حضور صرف زیارت کی غرض سے ہی آیا ہوں اور کوئی غرض اسکے علاوہ نہیں ہے اس پر حضور پُرنور نے فرمایا۔ صلحاء کے پاس اکثر لوگ اپنی بعض

اغراض کے پیش نظر آتے ہیں۔ لیکن جو بلا غرض اور محض للہ آتے ہیں۔ جیسے آپ آئے ہیں اُن کا آنا بہت ہی مبارک ہوتا ہے آپ ہمارے مہمان خانہ میں ٹھہریں۔ ظہر کے وقت انشاء اللہ پھر ملیں گے۔ چنانچہ دادا جان ظہر کے وقت پھر حضور کی ملاقات سے مشرف ہوئے اور وہی عرش والا سوال دریافت کیا کہ

عرش سے کیا مراد ہے

حضور نے فرمایا کہ عرش کوئی تخت پوش کی طرح کی چیز نہیں جیسا کہ عام لوگوں کا خیال ہے۔ بلکہ عرش اللہ تعالےٰ کی چار صفات جو سورۃ فاتحہ کے شروع میں بیان ہوئی ہیں کا نام ہے۔ یعنی ربّ العٰلمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ انہی چار صفات کے ذریعہ اس نظام عالم کا کام چل رہا ہے یہی چار صفات اس کا تخت کہلاتی ہیں جن پر سے وہ حکومت چلا رہا ہے۔ دادا جان مرحوم نے بیعت لینے کے لئے حضور سے درخواست کی جس پر حضور نے فرمایا کہ آپ دو تین دن یہاں ٹھہریں اور سلسلہ کی کتابیں پڑھیں اس کے بعد بیعت لیں گے۔ دادا جان سناتے تھے کہ اس شب جب میں مہمان خانے میں سویا تو

یہ رؤیا دیکھا

کہ آسمان کی طرف سے مختلف رنگوں کی ایک قوس و قزح میری طرف آرہی ہے اور میرے دائیں کان سے نکلتی ہے اور پھر آسمان کی طرف چلی جاتی ہے اور یہ ایک چکر کی صورت میں آتی اور جاتی ہے اور رنگ اس قدر خوشنما ہیں اور دل کو اس قدر فرحت بخشتے ہیں کہ عالم بیداری میں ایسے خوبصورت رنگ دیکھنے میں کبھی نہیں آئے تھے اس رؤیا نے میرے شوق بیعت کو اس قدر تیز کر دیا کہ اگلے روز میں نے پھر بیعت کے لئے درخواست کر دی اور عرض کیا کہ میری ہر طرح سے تسلی ہو گئی ہے اور بوجہ طالب علم ہونے کے میں زیادہ دیر ٹھہر بھی نہیں سکتا۔ میری بیعت قبول فرمائیں۔ اس پر حضورؑ نے بیعت لے لی یہ واقعہ ۱۸۹۲ء کا ہے۔ باقی

داؤد فاؤنڈیشن انڈر گریجویٹ سکالرشپس

یہ وظائف کامرس۔ سائنس۔ میڈیسن و ٹکنالوجی کے ڈپلوموں اور ڈگریوں کے لئے ہیں انتخاب بذریعہ سیکشن کمیٹی کے انٹرویو۔ شرائط: میٹرک و بعد کے امتحانات میں حاصل کردہ نمبر ۵۰٪ سے زائد فارم درخواست دفتر داؤد فاؤنڈیشن حبیب سکوئیر کراچی ۲ سے ۳۱ جولائی تک۔

(ناظر تعلیم)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

بیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے ان کی فہرست درج ذیل ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

نوٹ: پانچ روپے سے کم ادائیگی کرنے والوں کے نام شائع نہیں کئے گئے

محترمہ اہلیہ صاحبہ و بچگان چوہدری نصراللہ خاں صاحب چک ۱۲۷ ضلع لائل پور ۵-۰۰ روپے
احباب جماعت احمدیہ چک گ۔ب/۹۶ صریح ضلع لائل پور بذریعہ مکرم میاں مجید احمد صاحب دفتر تعمیر ربوہ ۲۰-۰۰ ″
محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ محلہ دارالبرکات ربوہ ۵-۰۰ ″
مکرم شیخ عبدالحفیظ صاحب کراچی ۱۰-۰۰ ″
احباب جماعت احمدیہ آنبہ ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم سید لال شاہ صاحب ۸-۵۰ ″
مکرم چوہدری منور احمد صاحب چک گ۔ب/۲۱۰ ضلع لائل پور ۵-۳۷ ″
″ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب بہتر ضلع اٹک ۵-۰۰ ″
″ سید بدر عبدالحمید صاحب ملتان شہر ۵-۰۰ ″
احباب جماعت احمدیہ شیخوپورہ شہر بذریعہ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب ۱۵-۰۰ ″
″ ″ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ بذریعہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب ۵-۱۹ ″
مکرم ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ ج ضلع سرگودھا ۸-۰۰ ″
احباب جماعت احمدیہ گنجیال بذریعہ مکرم عبدالرشید صاحب ۵-۰۰ ″
″ ″ ڈیرہ غازیخاں بذریعہ مکرم عبدالکریم صاحب ۷-۵۰ ″
مکرم محبوب احمد صاحب فیروزپور روڈ لاہور ۸-۰۰ ″
″ حکیم محمد ابراہیم صاحب چک ۵ رتیال ضلع شیخوپورہ ۵-۰۰ ″
احباب جماعت احمدیہ مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم جلال دین صاحب ۵-۰۰ ″
مکرم نصیر احمد صاحب ٹوپی ضلع مردان ۲۰-۰۰ ″
احباب جماعت احمدیہ نڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بذریعہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ۵-۵۶ ″
″ ″ کرنڈی (سندھ) بذریعہ مکرم شریف احمد صاحب ۵-۰۰ ″
مکرم مرزا نذیر احمد صاحب ناصر آباد (سندھ) ۵-۰۰ ″

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵-۰۰	۷-۴۵	۶-۱۵	۹-۰۰ بجے
۲	۷-۳۰	۱۱-۳۰ دریا خان	۱۱-۰۰	۲-۰۰ بجے
۳	۱۰-۳۰	۲-۴۵	۳-۴۵	۷-۰۰ بجے
۴	۱۲-۱۵	۵-۴۵		
۵	۳-۱۵	۷-۴۵		
۶	۶-۱۵	۱۰-۳۰		

بکنگ کے لئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں (اڈہ انچارج)

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

عظیم الشان بشارت

اللہ تعالیٰ کے حضور نیک عہد کرنیکا شیریں پھل!

مکرم جناب صلاح الدین صاحب بٹ نیو سلطان پورہ لاہور سے اپنی چٹھی مورخہ ۲۰/۴ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"امسال سالانہ ترقی کاروبار کی کمزور حالت کی وجہ سے نہیں مل رہی تھی مگر! اس طرف آپ کا خط ملا میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا بھی کی کہ اگر سالانہ ترقی مل گئی تو ضرور "یا تیری رضا کی خاطر تیرے موعود خلیفہ کی اس آواز پر لبیک کہوں گا اور آئندہ ہر سال بھی چنانچہ" اسوقت جب مایوسی ہوگئی کہ ترقی نہیں ملے گی الٰہی تصرف کی وجہ سے خاکسار کو ۲۵ روپیہ کی سالانہ ترقی یکم جولائی کو مل گئی الحمد للہ علیٰ ذالک.... میں آپ کا نہایت مشکور ہوں کہ آپ نے عظیم الشان بشارت کا کارڈ ارسال فرمایا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے"

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مکرم بٹ صاحب موصوف کی اس ترقی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے آمین

دیگر ملازمین حضرات بھی اپنی سالانہ ترقی ملنے پر مساجد فنڈ ممالک بیرون کو ضرور یاد رکھیں

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انصار اللہ کا تیسری سہ ماہی کا امتحان

مجالس انصار اللہ مطلع رہیں کہ ان کا تیسری سہ ماہی کا امتحان مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار منعقد ہوگا اور جیسا کہ مطبوعہ ہدایات میں درج کیا جا چکا ہے اس سہ ماہی کا نصاب حسب ذیل ہوگا۔ زعماء زعماء اعلیٰ کرام بھی کوشش فرماویں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار اس امتحان میں شمولیت فرماویں نیز ان کے نام مرکز میں بھجوا دیئے جائیں

نصاب:۔

الف۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "لیکچر لاہور"

ب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ چار الہامی دعائیں حفظ کی جائیں۔

۱۔ رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی
۲۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد
۳۔ رب اذھب عنی الرجس وطھرنی تطھیرا
۴۔ رب اغفر وارحم من السماء۔

نوٹ:۔ ربوہ میں یہ امتحان ۲۸ ستمبر بروز جمعہ ہوگا۔

(قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مچھر کو بھگا کر مزے سے سویئے

نیو ماسکیٹو آئل کے چند قطرے جسم کے ننگے حصوں پر لگانے سے مچھر قریب نہیں پھٹکتا ملیریا کی مصیبت سے بچنے کے لئے ہمیشہ نیو ماسکیٹو آئل استعمال کیجئے قیمت ۲۵/۱=۷۵/-

راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

کیور ٹیڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

مقصد زندگی
و
احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ بزبان اردو! کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

شاہ ایران نے آقائے اسداللہ کو نیا وزیر اعظم مقرر کر دیا

نئے وزیر اعظم کو ڈاکٹر مصدق کے دور حکومت میں تہران سے نکال دیا گیا تھا

تہران ۲۰ جولائی۔ شاہ ایران رضا شاہ پہلوی نے کل اپنے ایک قریبی دوست اور ساتھی آقائے اسداللہ ارم کو ڈاکٹر علی امینی کی جگہ ایران کا نیا وزیر اعظم مقرر کر دیا۔ سابق وزیر اعظم محمد مصدق کے دور حکومت میں آقائے اسداللہ ارم کو دارالحکومت سے نکال دیا گیا تھا۔

آقائے ارم قصر شاہی میں بڑے اثر و رسوخ کے مالک بتائے جاتے ہیں۔ آپ حکومت کی مخالف پارٹی "مروم" کے سیکرٹری جنرل بھی رہ چکے ہیں لیکن ۱۹۶۰ء میں ایرانی پارلیمان توڑ دئے جانے کے بعد آپ اس عہدے سے مستعفی ہو گئے تھے۔ پہلوی فونڈیشن کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے آقائے اسداللہ ارم کی نگرانی میں شاہ کی اراضی مزارعین میں تقسیم کی گئی تھی نئے وزیر اعظم مغربی ملکوں کے زبردست حامی اور سابق وزیر اعظم ڈاکٹر علی امینی کے دوست ہیں۔ آقائے اسداللہ ارم ایک متمول زمیندار ہیں لیکن آپ اصلاحات کے حامی ہیں۔ توقع ہے کہ ڈاکٹر امینی نے جو اصلاحات رائج کی تھیں آپ ان کو جاری رکھیں گے۔

خیال ہے کہ نئے وزیر اعظم آقائے اسداللہ ارم شاہ ایران کی کابل روانگی سے قبل ہی اپنی کابینہ کے ارکان کے نام پیش کر دیں گے۔ شاہ ایران پاکستان اور افغانستان میں مصالحت کی کوشش کے سلسلہ میں ۲۶ جولائی کو افغانستان روانہ ہوں گے۔

سابق وزیر اعظم ڈاکٹر علی امینی نے کل صبح یہاں اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں کہا ایران امریکی امداد کے بارے میں مایوس ہو گیا تھا مجھے توقع تھی کہ امریکہ ایران کو امداد (اور خاص طور پر فوجی امداد) میں اضافہ کر دیگا آپ نے کہا امریکہ اپنے حلیفوں کی نسبت نام نہاد غیر جانبدار ملکوں کو زیادہ امداد دیتا ہے۔ ڈاکٹر علی امینی نے مزید کہا میں نے استعفیٰ اس لئے نہیں دیا کہ واویلا کر کے زیادہ امریکی امداد حاصل کی جائے۔ ڈاکٹر امینی کی حکومت ملک کا متوازن بجٹ تیار کرنے میں ناکام رہنے پر منگل کے روز مستعفی ہو گئی تھی۔

واشنگٹن کی ایک خبر کے مطابق امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ ایران کو امکانی حد تک اقتصادی امداد دینے کو تیار ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ امریکہ نے ڈاکٹر امینی کی حکومت کو ایک سال دو ماہ کے عرصہ میں چھ کروڑ تہتر لاکھ ڈالر امداد دی۔ ڈاکٹر امینی کی حکومت سے قبل حکومتوں کو سالانہ چھ کروڑ ڈالر امداد ملتی رہی ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ ان اعداد و شمار میں ایران کو دی جانے والی فوجی امداد شامل ہے +

بھارت نے تمام احتیاطی اقدامات کر لئے

چنڈی گڑھ (مشرقی پنجاب) ۲۰ جولائی بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے کل یہاں کہا کہ بھارتی حکومت نے چینیوں کو بھارتی علاقہ میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے تمام ضروری احتیاطی اقدامات کر لئے ہیں۔ مسٹر مینن حکومت پنجاب کے ملازمین کے ایک اجلاس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے بتایا کہ حکومت کشمیر کے علاقہ لداخ میں مواصلات کا انتظام بہتر بنا رہی ہے اور اب وہ چینیوں کی مداخلت کو زیادہ سے زیادہ روک سکنے کے قابل ہو گئی ہے مسٹر مینن نے کہا جغرافیائی لحاظ سے چینیوں کی لداخ میں پوزیشن بھارت کی نسبت بہتر ہے لیکن بھارتی حکومت وہاں اپنی چوکیوں کو مضبوط بنانے کے کام میں مصروف ہے۔

بھارتیوں کو پرتگالی آبادی سے نکلنے کا حکم

لزبن ۲۰ جولائی حکومت پرتگال نے اکتالیس بھارتیوں کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ جس میں انہوں نے چین کے پرتگالی علاقہ میں رہنے کی اجازت طلب کی تھی۔ پرتگالی خبر رساں ایجنسی "آنی" نے اس کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے کہ بھارتیوں کو ۹ اگست تک پرتگالی نوآبادی سے نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

وزیر خارجہ مسٹر محمد علی کے نام صدر فلپائن کا پیغام

منیلا ۲۰ جولائی۔ صدر فلپائن نے پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر محمد علی کی تندرستی کی دعا کی ہے۔ صدر نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ وہ وزیر خارجہ سے ملاقات نہ کر سکے صدر فلپائن نے کہا میرے حالیہ دورہ پاکستان کو کامیاب بنانے کے لئے اچھے انتظامات کئے گئے تھے۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی نے صدر فلپائن کا شکریہ ادا کیا ہے۔

---

۴ اور بھی تقویت دیتی ہیں لیکن حکومت کے لئے تو بہر حال مشکلات رہتی ہیں اور ملک ایک مسلسل بے اطمینانی کا گھروندا بنا رہتا ہے +

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر لکھا دیں

لیڈر

بلکہ ان کے جان و مال کے لئے خطرہ عظیم ہے۔ ہم نے مختصراً اس نہایت اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلا دی ہے اب یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ اس بارہ میں مناسب کارروائی کرے اور پاکستان میں اس فتنہ عظیم کو اٹھنے سے پہلے روکنے کے لئے اقدام کرے۔ سیاسی جماعتوں کے بل کی رو سے مودودی صاحب کی "اسلامی جماعت" کا احیاء سراسر خلاف قانون ہے کیونکہ یہ نہ صرف اسلامی نظریہ حیات کے خلاف ہے بلکہ پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے بھی خلاف ہے۔

الفضل کو ملکی سیاست میں دخل دینے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اس کے عقیدہ کے مطابق سے

رموز سلطنت خویش خسرواں دانند
فقیر گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

لیکن چونکہ یہ امر ملک کی سالمیت اور استحکام سے اور زیادہ تر اندرونی قیام امن سے تعلق رکھتا ہے اس لئے یہ نہ صرف ہمارا اخلاقی بلکہ اسلامی فرض ہے کہ ہم وقت پر ملک کے نظم و نسق کے ذمہ داروں کو اسکی تفہیم کرا دیں تاکہ ملک ان خطرات سے محفوظ ہو جائے جو ایسی صورت میں سامنے آنا ضروری ہیں سو اس بات کو سمجھنے کے لئے آخر میں ہم ایک عجیب و غریب بات کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں جو مودودی صاحب نے اپنے اس بیان میں کہی ہے جو ۷/۲۲ کے نوائے وقت میں شائع ہوا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ کمیونسٹوں پر پابندیاں نہیں لگنی چاہئیں تھیں شاید آپ حیران ہوں گے کہ اشتراکیت اور اسلامی نظریہ حیات میں وہ کیا اشتراک ہے جس کی وجہ سے مودودی صاحب نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ آپ نے بظاہر تو اپنی اس رائے کے حق میں یہ کہا ہے کہ پابندیوں کی وجہ سے کمیونسٹوں کو زیر زمین رہ کر تخریبی کارروائیاں کرنے کا موقع ملتا ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو "مطلب سعدی" اس سے بالکل مختلف سمجھ میں آسکتا ہے۔ کمیونسٹ مسلمہ طور پر ایک تخریبی اور شورش پسند جماعت ہے اس کا طریق کار سازش پھونک اور ملک کے نظم و نسق کے درہم برہم ہونے پر انحصار رکھتا ہے۔ بدقسمتی سے مودودی صاحب بھی کچھ ایسی ہی ذہنیت کے مالک ہیں آپ انکی سیاسی ہسٹری کو دیکھیں تو ان کے طریق کار اور کمیونسٹوں کے طریق کار میں صرف فرق نہیں پائیں گے دونوں ہی ملک میں فتنہ و فساد سے فائدہ اٹھانے کے قائل ہیں سو یہ بات ہے کہ

متفق گردید رائے بوعلی با رائے من

اس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ گو

(بقیہ صہ ۲)

اسلامی نظریہ حیات اور کمیونزم کے مابین کوئی اشتراک نہ ہو کمیونزم اور مودودی صاحب کے "سیاسی اسلام" کے مابین پورا پورا اشتراک ہے۔ اور آپ کا اپنے اس بیان میں یہ اعلان کہ آپ فی الحال دستور کے خلاف ایجی ٹیشن میں شامل نہ ہوں گے محض ایک فریب نظر ہے۔ اور سینگوں پر تیل لگانے کے مترادف ہے۔

یہاں ایک اور بات بھی حکومت کے لئے قابل غور ہے اور وہ بات بھی پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے پیش نظر بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ جس کو افسوس ہے کہ اہل پاکستان نے ابھی تک کما حقہ محسوس نہیں کیا حالانکہ بعض دیگر اسلامی ممالک مثلاً مصر ایران۔ انڈونیشیا اور شمالی افریقہ کے اسلامی ممالک بھی اسکے تلخ نتائج دیکھ کر متنبہ ہو چکے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر اسلامی ملک میں اہل علم کہلانے والے حضرات حکومت کے بالمقابل اپنی متوازی طاقت مستحکم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم نے حکومت در حکومت نہیں کہا بلکہ حکومت کے متوازی طاقت کہا ہے جس کا کام یہ ہے کہ حکومت کو اصلاً کوئی کام نہ کرنے دیے

چنانچہ پاکستان میں گزشتہ حکومتوں کی ناکامی اور ملک میں ابتری پیدا کر کے حکومت کو مغلوب کرنے کا ایک سب سے بڑا سبب ہمارے اہل علم حضرات کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے اور اس فن میں مودودی صاحب کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ چنانچہ فسادات پنجاب کی رپورٹ اس پر پوری روشنی ڈال سکتی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ اپنے ڈھب کے چند فرقوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم حضرات کی ایک کنونشن بنا لی جاتی ہے اور اسکو تمام فرقوں کی نمائندہ بیان کیا جاتا ہے حالانکہ وہ کسی فرقہ کے نمائندہ نہیں ہوتے۔ پھر یہ کنونشن کچھ مطالبات کرتی ہے جن کو مسلمانوں کے متفقہ مطالبات کہا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمارے عام مسلمانوں کو ان کی کوئی بھنک بھی نہیں ہوتی اس طرح ایک محاذ کھڑا کر کے حکومت کو مشکلات میں ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور یہ اتحاد محض کاغذوں پر ہوتا ہے۔ دراصل

و قلوبھم شتّیٰ

کی بات ہوتی ہے جو فوراً بعد کھل جاتی ہے جیسا کہ سابق احراریوں اور مودودیوں کے تنازعات سے واضح ہوتا ہے۔ گویا جس جنگ زرگری کے خطرے کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے ایسی کنونشن اس خطرہ کو

"میں فی الحال اپنی پارٹی بنانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا" (ایوب)

وسیع تر قومی پروگرام رکھنے والی پارٹی قائم کرنے کے لئے ملک کے دونوں حصوں کے نمائندوں کا کنونشن بلانے کا مشورہ

مری ۲۱ جولائی۔ صدر ایوب خاں نے کل یہاں کہا کہ فی الحال میں کوئی سیاسی جماعت نہیں بناؤں گا۔ کیونکہ اس سے مزید انتشار پھیلنے کا امکان ہے اگر ملک میں وسیع تر قومی پروگرام کی حامل کوئی پارٹی قائم ہوئی تو اسے میری حمایت حاصل ہوگی اور ممکن ہے میں اس کا رکن بھی بن جاؤں۔ صدر ایوب کل یہاں ایڈیٹروں کی کانفرنس میں اخباروں کے ایڈیٹروں اور خبررساں ایجنسیوں کے نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے مشورہ دیا کہ سیاسی پارٹیاں قائم کرنے کے بارے میں غور کرنے کے لئے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے نمائندوں کا ایک کنونشن طلب کیا جائے۔

صدر ایوب نے ایڈیٹروں کو بتایا کہ میں اس وقت کا انتظار کروں گا جبکہ ملک میں وسیع تر قومی پروگرام کی حامل ایک یا زیادہ پارٹیاں قائم ہوں گی۔ آپ نے کہا میں اس لئے ایسا چاہتا ہوں کیونکہ ملک کو اسلام کے اندر یا باہر رہ کر نہیں بلکہ اسلام کی خاطر ترقی کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر وسیع تر قومی پروگرام کی حامل کوئی پارٹی وجود میں آئی تو اسے میری حمایت حاصل ہوگی اور ممکن ہے کہ میں اس کا رکن بھی بن جاؤں۔

صدر نے کہا اگر میں نے اپنی پارٹی قائم کر لی تو اس کا کوئی جذباتی پس منظر نہیں ہوگا لیکن ایک اور پہلو سیاسی بھی ہے مجھے عوام اور اسمبلی کی حمایت کی ضرورت بھی ہے۔ آپ نے کہا اس قسم کی پارٹیاں قائم کرنے کے بارے میں غور کرنے کے لئے ملک کے دونوں حصوں کا ایک کنونشن منعقد کیا جائے۔ آپ نے کہا اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ایک یا دو انتخابات میں ملک میں ذہین طبقہ اور قیادت ابھرے گی۔

صدر نے کہا اگر اس قسم کی جماعتیں قائم نہ ہوئیں تو میں مختلف گروپوں کے لیڈروں کے تعاون سے کام کروں گا۔ آپ نے کہا اگر کوئی ایسی پارٹی معرض وجود میں آ گئی جسے عوام کی حمایت حاصل ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ حکومت ملک کا نظم و نسق چلانا بند کر دے گی۔ صدر نے کہا میری خواہش ہے کہ ملک میں اتحاد قائم ہو اور میں نے اس مقصد کے حصول کے لئے بڑی محنت کی۔ آج اس بات کی ضرورت ہے کہ پاکستان کی تعمیر کی جائے اس کے عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے۔ ملک کی تعمیر کے لئے محض جذبات کی ضرورت نہیں بلکہ سخت محنت کی ضرورت ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ملک میں مضبوط نظم و نسق، استحکام اور لچک نہ ہو۔ نئے دستور میں ان باتوں کا خیال رکھا گیا ہے۔

شدید بارشوں کی وجہ سے چناب راوی اور ستلج میں سیلاب آ گیا

ضلع سیالکوٹ اور گجرات میں برساتی نالوں کا پانی کناروں سے باہر نکل آیا!

لاہور ۲۱ جولائی۔ وادی کشمیر اور دوسرے بالائی علاقوں میں شدید بارشوں کی وجہ سے مغربی پاکستان کے تین دریاؤں۔ چناب، راوی اور ستلج میں سیلاب آ گیا ہے۔ صوبہ کے شمالی اضلاع میں بارشوں سے برساتی نالوں میں بھی سیلاب آنے کی اطلاعات ملی ہیں۔

پولیس فلڈ کنٹرول سنٹر کی اطلاعات کے مطابق وادی کشمیر، جموں اور مشرقی پنجاب میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں سے بارشوں کا سلسلہ جاری ہے پہاڑی علاقوں میں شدید بارش ہوئی ہے جس کی بناء پر دریاؤں میں پانی چڑھ آیا ہے۔ ضلع سیالکوٹ اور گجرات کے برساتی نالے بھی پانی سے بھر گئے ہیں۔ بعض علاقوں میں برساتی نالوں کا پانی کناروں سے باہر نکل آیا ہے اور نالوں کے کنارے واقع دیہات کے زیر آب آنے کی اطلاعات ملی ہیں۔ بارش کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر دریاؤں کی سطح میں کل مزید اضافہ کا خطرہ ہے۔

دریائے چناب میں ہیڈ مرالہ کے مقام پر پرسوں شام تقریباً اکسٹھ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا تھا بارش کے بعد یہاں پانی بڑھنا شروع ہوا تھا۔ اور پھر دریا میں درمیانے درجہ کا سیلاب آ گیا کل صبح اس دریا میں مرالہ کے مقام پر اڑسٹھ ہزار چار سو کیوسک پانی بہہ رہا تھا۔ بارہ بجے دوپہر تک تو پانی کی سطح ایک جگہ قائم رہی لیکن بعد ازاں بالائی علاقوں کا پانی پہنچا تو پانی کی سطح تیزی سے بڑھنے لگی۔ چنانچہ دو بجے بعد دوپہر اس جگہ پانی کے اخراج میں ایک لاکھ کیوسک کا اضافہ ہو گیا تھا اس وقت ایک لاکھ ساٹھ ہزار کیوسک ڈسچارج تھا جو چھ بجے شام تک ایک لاکھ اسی ہزار کیوسک ہو گیا اور پانی کی سطح تیزی سے بڑھ رہی تھی آخری اطلاع کے مطابق سورج غروب ہونے کے وقت برساتی نالوں کے پانی کا دریا میں اثر ہوا تو مرالہ میں سطح مزید بلند ہوئی اور ڈسچارج تقریباً ایک لاکھ پچاسی ہزار کیوسک ہو گیا مسلسل بارشوں کے پیش نظر دریا کی سطح میں مزید اضافہ کا خدشہ ہے۔

غانا میں ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول غانا کے لئے ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو احباب جانے کے لئے تیار ہوں وہ فوری طور پر ہمیں اپنی درخواستیں معہ سندات کی (Photostet) عکسی نقول اور Testimonials کی مصدقہ نقول بھجوا دیں۔ تعلیمی قابلیت اور تجربہ مندرجہ ذیل ہونا ضروری ہے۔

(۱) مندرجہ ذیل مضامین میں کم از کم سیکنڈ کلاس ایم۔ اے ہو۔
انگریزی۔ فزکس، کیمسٹری۔ حساب

(۲) کم سے کم ۵ سالہ تعلیمی تجربہ ہو۔

تنخواہ ۱۰۰۰ پونڈ سالانہ دی جائے گی۔

پہلے ایک سال تک بطور ماتحت استاد کام کرنا ہوگا۔ اس کے بعد اگر وکالت ہذا اور مقامی افسران نے منظور کیا تو اسے ہیڈ ماسٹر لگایا جا سکے گا۔

آنے اور جانے کا ٹورسٹ کلاس کرایہ حکومت غانا ادا کرے گی۔ بقیہ امور بذریعہ خط و کتابت یا ذاتی انٹرویو طے کئے جائیں گے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

"امانت فنڈ تحریک جدید"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت کے نام ضروری ارشاد

"صدر انجمن احمدیہ (امانت ذاتی) میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے۔ لیکن میں تحریک جدید (امانت تحریک جدید) کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں بھی رکھیں۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ہے"۔

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(افسر امانت تحریک جدید)

مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف عدن کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

ٹھہرا۔ اس وقت مرحوم و مغفور کی حالت اگرچہ قدرے بہتر تھی لیکن یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہ آخری ملاقات ہوگی اور اس عمر میں وہ داغ مفارقت دے جائیں گے۔

احباب جماعت اور بندگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعاء مغفرت فرماویں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں داخل کرے اور پسماندگان بالخصوص انکی اہلیہ محترمہ اور لڑکوں اور لڑکیوں کا اللہ تعالیٰ ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور ان سب کو احمدیت کا سچا اور مخلص خادم بنائے اور ہمیشہ ہی ایمان کی دولت سے مالا مال رکھے آمین۔

شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ و عدن

الفضل کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا اولین فرض ہے۔

اعلان نکاح

کل مورخہ ۲۰/۷/۶۲ کو بعد نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے عزیزم عبدالسمیع صاحب ایم۔ ایس سی ابن مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار بھٹہ ربوہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ عزیز کا نکاح بشریٰ فاطمہ صاحبہ بنت ماسٹر محمد یوسف صاحب اختر ربوہ سے پندرہ سو روپیہ مہر پر قرار پایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہتر اور بابرکت بنائے۔

(چوہدری محمد صدیق صدر عمومی ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فہرست السابقون الاولون

۳۱ مارچ تک سو فیصدی چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے مجاہدین سابقت علی الخیرات کی صفت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اس وجہ سے ساری جماعت کی دعاؤں کے مستحق ہوتے ہیں لہٰذا ذیل میں ایسے مجاہدین کے اسماء پیش کئے جاتے ہیں۔ قارئین کرام ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

ربوہ

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب مع اہل وعیال ۲۲۳/-
مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مع اہل وعیال ۴۰/۱۲
اصغری بیگم معرفت چوہدری عبدالواحد صاحب ۳۱/۲۵
شیخ مبارک احمد صاحب نظارت تعلیم ۳۱/۰۰
مکرم عبدالغنی صاحب دارالصدر شرقی ۶/۲۵
بچگان پیر خلیل احمد صاحب " ۷/۰۰
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سارجودی مع اہل وعیال ۱۸/۴۴
اہلیہ بچگان محمد شجاعت علی صاحب
مکرم عبداللطیف خانصاحب ۳۸/۰۰
مولوی نور احمد صاحب ۹/۰۰
مکرم انعام الرحمٰن صاحب ۶/۵۰
ملک محمد لطیف صاحب ۷/۱۲
مستری محمد احمد صاحب منور ۱۳/۳۷
عبدالسلام صاحب باڈی گارڈ مع اہل وعیال ۳۰/-
مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق ۱۲/۷۵
چوہدری محمد شریف صاحب ۱۰/۵۰
مبارکہ شوکت اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب ۲۰۵/۰۰
حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل دارالصدر جنوبی ۱۳/۰۰
سردار عبدالحق صاحب مع بزرگانِ سلف " ۱۵/۰۰
اہلیہ مولوی نذیر احمد صاحب علی " ۸/۵۰
سید عبدالرزاق شاہ صاحب ۲۸/۰۰
بابو محمد شفیع صاحب الیکمسٹ ۲۵/-
محمد اسحاق صاحب احمدیہ ماڈرن سٹور ۵/۵۰
چوہدری عبداللطیف خانصاحب مع اہل وعیال ۱۹/۵۷
مبارکہ اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر ۱۱/۷۴
زینب بی بی والدہ ام مامون احمد صاحب ۵/۰۰
عزیزہ بیگم اہلیہ مولوی محمد صادق صاحب ۱۲/۰۰
مکرم عبدالعزیز صاحب ۶/۵۶
نظام الدین صاحب مہمان ۱۱/۵۰
مکرم سید احمد شاہ صاحب ۶/۱۲
مولوی محمد شریف صاحب مع اہل وعیال ۱۵/۰۰
مکرم علی بخش صاحب مالی " ۵/۵۰
سعیدہ بیگم اہلیہ سید جواد علی شاہ " ۶/۰۰
اہلیہ چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال ۱۶/۷۵
کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالصدر غربی الف " ۳۸/۰۰
متوفی رشتہ داران " " ۱۶/-
قریشی محمد اسمٰعیل صاحب معتبر " ۶۷/۲۵
ملک فضل احمد صاحب مع اہل وعیال " ۱۴/۱۲
پروفیسر مبارک احمد صاحب " ۲۰/۰۰
کیپٹن محمد اسلم صاحب سکرٹری تحریک جدید " ۳۰/-

صفدر جنگ خان ہمایوں صاحب ایس ڈی او مع اہل وعیال ۶۰۹/۳۵
چوہدری عطاء اللہ صاحب پروفیسر ۳۱/۰۰
میاں نور احمد صاحب ۵/۰۶
امۃ الحی زوجہ ڈاکٹر عبدالمنان صاحب ۷/۲۵
مکرم عبدالرزاق صاحب انسپکٹر بیت المال ۵/۲۵
مکرم نصیر احمد صاحب ۵/۰۰
امۃ الحفیظ اہلیہ عبدالغفار صاحب ۵/۰۰
غلام فاطمہ اہلیہ اللہ بخش صاحب ۵/۵۶
زینب خاتون اہلیہ عبدالستار صاحب ۵/۱۵
مکرمہ رقیہ صادق صاحبہ ۱۲/۰۰
خان فقیر محمد خان صاحب ۵/۰۰
چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مع اہل وعیال ۴۵/۵۰
" اللہ بخش صاحب دارالصدر غربی ب ۴۰/۸۱
مکرم راجہ فضل الٰہی صاحب ۱۵/۷۵
تسنیمہ بیگم اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب دہلوی ۲۵/۰۰
چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون ۷۵/-
سید محمد حسین شاہ صاحب ۸/۰۰
مکرم مولوی ظفر الاسلام صاحب ۱۲/۲۵
بیگم صاحبہ چوہدری محمد حفیظ صاحب بشمول چوہدری صاحب مرحوم ۱۰۵/-
مکرم ہدایت اللہ خانصاحب ۱۱۰/-
بچگان چوہدری اللہ بخش صاحب ۵/۵۰
خوشی محمد صاحب میٹ مع اہلیہ ۲۶/۰۰
مکرم ریاض احمد صاحب باجوہ ۵/۵۰
محمد نعیم پسر محمد شریف چوہدری ۵/۰۰
شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی دارالرحمت شرقی ۹/-
مولوی عبداللطیف صاحب ٹھیکیدار ربوہ " ۷۰/۰۰
مستری امام الدین صاحب " ۱۰/۵۰
میاں غلام محمد صاحب اوورسیر " ۵/۵۶
ڈاکٹر سردار علی صاحب " ۲۵/۰۰
اہلیہ مرحومہ حافظ شفیق احمد صاحب ۵/۸۱
شیخ ضیاء الحق صاحب ۲۶/۰۰
راجہ صوبہ خان صاحب مع اہلیہ ۳۵/-
پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب ۱۶/۵۰
مجیدہ خاتون اہلیہ راجہ عبدالوہاب خانصاحب ۱۴/۲۵
صادقہ بیگم اہلیہ قریشی عبدالمنان صاحب ۷/۰۰
سید عبدالقیوم صاحب ۶/۰۶
عبدالرزاق صاحب دکاندار ۵/۵۰
محمد اسمٰعیل صاحب تاجر جرب ۵/۰۰
مجیدی بیگم اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب نجابت اللہ صاحب ۵/۰۶
محمد شریف صاحب ناشکی ۵/۰۶

محمد یوسف صاحب دکاندار ۵/۰۶
ملک محمد اعظم صاحب ۲/۰۰
پروفیسر مسعود احمد صاحب عاطف ۲۶/۲۵
بچگان شیخ ضیاء الحق صاحب ۲۰/۰۰
مرزا محمد خان صاحب دارالرحمت وسطی ۶۰/۰۰
قریشی محمد عبداللہ صاحب " ۱۱/۰۰
صابرہ بی بی والدہ " " ۷/۳۱
چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا ۲۷/۵۰
" محمد ابراہیم صاحب مع اہلیہ و والدہ ۱۷/۰۰
" فتح محمد صاحب بی اے بشمول والدین مرحومین ۱۵۰/-
میاں چراغ دین صاحب ۱۱/۷۵
قریشی محمد صادق صاحب ۲۱/۰۰
ماسٹر عطاء محمد صاحب بی اے ۶/۰۰
پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب ۲۸/۰۰
اہلیہ مولوی غلام نبی صاحب مصری مرحوم ۲۱/۲
مکرم محمد اقبال حسین صاحب ۳۰/۰۰
سید صادق علی شاہ صاحب ۴۶/۰۰
شیخ رحمت اللہ صاحب بشمول بزرگان سلف ۱۰/۵۰
نواب بی بی زوجہ خواجہ محمد شریف صاحب ۱۵/۰۰
حافظ محمد رمضان صاحب مع اہلیہ صاحبہ ۱۲/۰۰
بچگان چوہدری فتح محمد صاحب انسپکٹر آبکاری ۶/۲۵
ناصر احمد ابن میاں چراغ دین صاحب ۵/۵۰
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب پنشنر مع اہلیہ ۱۰/۲۴
مولوی محمد یامین صاحب تاجر کتب ۱۲/۵۰
عطاء المجیب صاحب راشد ۵/۰۰
سعیدہ زاہدہ اہلیہ پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب ۶/۰۰
منور احمد ابن " " ۵/۰۰
وحیدہ قمر اہلیہ ظہور احمد شاہ صاحب ۱۰/۰۰
برکت اللہ صاحب منگلا ۵/۰۰
صفیہ بانو اہلیہ محمد امین صاحب ۱۰/۵۰
عالم بی بی صاحب خادمہ ۶/۰۰
مستری محمد عبداللہ صاحب بزاز دارالرحمت غربی ۶/۲۵
مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری ۶۸/۰۰
سید بشیر احمد شاہ صاحب مع اہل وعیال ۲۰/۳۷
عبدالمنان شاہ صاحب ۷/۷۵
مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ۲۰/۰۰
حمید اللہ صاحب کلرک کالج ۸/۵۰
اہلیہ مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری ۸/۰۰
غلام احمد صاحب پان فروش ۵/۵۰
امۃ الرشید بیگم اہلیہ عبدالمنان شاہ صاحب ۶/۵۰
سید ظہور احمد صاحب مع اہل وعیال ۵۰/۴۸
مولوی عزیز احمد صاحب راجیکی ۱۰/۰۰
میاں سراج الدین صاحب دارالرحمت ۱۲/۱۳
سید عبدالغنی شاہ صاحب فیکٹری ایریا ۵۹/۰۰
لیلیٰ بیگم بیوہ جمعدار محمد اشرف صاحب مع بچگان ۹/۵۰
کیپٹن ملک خادم حسین صاحب مع اہلیہ و عیال ۲۶/۰۰
چوہدری رمضان احمد صاحب ظفر ۶/۷۵
اللہ رکھی صاحبہ دائی ۵/۶۹
اہلیہ ملک مولا بخش صاحب مرحوم ۵/۱۹
اللہ دتہ صاحب ڈھلوں دارالیمن ۱۱/۵۰
ماسٹر محمد عظیم صاحب ۵/۱۹

امۃ السمیع اہلیہ مرزا عبداللطیف صاحب ۵/۴۴
مولوی بدر الدین صاحب انسپکٹر مع اہلیہ ۱۱/۵۰
سید عبدالسلام شاہ صاحب مع اہلیہ ۱۵/۷۴
قریشی محمد اسمٰعیل صاحب کاتب ۵/۲۵
مستری محمد ابراہیم صاحب گجراتی ۲۳/۰۰
شریف احمد صاحب سندھی ۲/۱۲
سعیدہ بیگم اہلیہ مولوی عبدالرحیم صاحب ۵/۶۹
شریف احمد صاحب شیخ ۳/۰۰
معراج بی بی اہلیہ اللہ دتہ صاحب ڈھلوں ۵/۵۶
ثریا بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب ۲/۶۲
چوہدری عبداللطیف صاحب سیالکوٹی ۱۶/۰۰
مستری راج ولی صاحب ۱۰/۳۷
رحیم بی بی صاحب کپڑے والی ۵/۶۲
مستری محمد اسمٰعیل صاحب ۵/۰۰
مالی محمد صدیق صاحب ۶/۲۵
رشید احمد صاحب ۵/۰۰
برکت اللہ صاحب ۶/۰۰
چوہدری عارف محمد صاحب دارالنصر ۱۱/۰۰
مولوی محمد حسین صاحب " ۳۲/۰۰
اہلیہ صاحبہ پروفیسر حمید اللہ صاحب " ۷/۱۲
رضیہ سلطانہ صاحبہ " ۷/۵۶
عبداللطیف صاحب کاتب مع اہل وعیال " ۳۰/۰۰
مستری تاج الدین " ۵/۱۲
چوہدری برکت علی صاحب مع اہل وعیال " ۱۱/۳۷
ضیاء اللہ صاحب مرحوم و دیگر بچگان " ۷/۶۲
محمد سلیم ولد فضل الدین صاحب " ۵/۰۰
حشمت علی صاحب حجام " ۵/۳۱
محمد اسمٰعیل صاحب " ۵/۰۰
غلام محمد صاحب " ۶/۳۷
شریف احمد و محمد دین صاحب ۹/۶۲
چوہدری لعل الدین صاحب صدیقی ۲۰/۰۶
شاہ دین صاحب ۵/۰۰
چوہدری علی اکبر صاحب باب الابواب ۲۰۴/-
رسول بی بی والدہ محمد اکرم صاحب ۴۲/۵۰
محمد اکرم صاحب ۵/۰۰
ماسٹر محمد حسین صاحب مع اہل وعیال دارالبرکات ۲۰/۰۰
مستری محمد ابراہیم صاحب ۵/۱۲
سید سردار حسین صاحب مع بچگان ۲۱/-
چوہدری غلام حیدر صاحب ۱۶/۵۰
پیر عبدالحمید صاحب ۱۲/۳۷
محمد اصغر صاحب ۸/۵۰
مرزا محمد صادق صاحب ۲۱/۵۰
رحمت بی بی اہلیہ چراغ دین صاحب ۲۷/۶۲
مرزا احمد دین صاحب ۵/۲۵
مفتی حامد حسین صاحب ۱۹/۷۵
مرزا محمد یعقوب صاحب ۶/۰۰
فضل بی بی صاحبہ ۵/۳۱
چوہدری محمد علی صاحب کالج ربوہ ۷۶/۰۰
نثار احمد صاحب ۵/-
مقصود احمد صاحب ۵/۲۵
عبدالحمید صاحب ۵/۰۰

محمد رشید صاحب اختر فضل عمر ہوسٹل	۶/۰۰
محمد ریاض صاحب قمر	۶/۰۰
حسن دین صاحب کارکن	۶/۱۲
حنیف اللہ صاحب صدیقی	۵/۲۵
ملک ریاض حسین صاحب	۸/۰۰
محمد سلیم صاحب پرنٹر	۸/۰۰
عطاء الرحمٰن صاحب	۱۰/۰۰
قریشی محمد اسلم صاحب	۵/۵۰
عبد الحفیظ صاحب	۵/۰۰
مولوی محمد صاحب ٹیچر	۵/۰۰
نعیم احمد صاحب	۶/۰۰
صالحہ قانتہ صاحبہ بنت قاضی محمد رشید صاحب	۶/۲۵
زبیدہ خانم بنت احمد خان صاحب نصرت گرلز سکول	۱۲/۵۰
محمودہ طیبہ صاحبہ	۵/۰۰
استانی صالحہ رشیدہ صاحبہ	۶/۲۵
لیئقہ نزاہت صاحبہ	۶/۰۰
مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طالب جامعہ نصرت	۲۲/۰۰
منظور النساء بیگم بنت قریشی محمد اسماعیل	۷/۰۰
سیدہ فرخندہ بیگم صاحبہ بیگم سید محمود اللہ شاہ مرحوم	۴۲/۰۰
استانی سردار بیگم صاحبہ	۲۱/۲۵
استانی قدسیہ صاحبہ	۵/۲۴
مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب مع اہل و عیال و بزرگان سلف	۵۰۰/۰۰
چوہدری محمد حسین صاحب	۵۳/۵۰
سیدہ امۃ اللہ بیگم پیر صلاح الدین صاحب	۱۰۳/۰۰
محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ	۶/۵۰
ہاجرہ بیگم صاحب اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب	۱۸/۵۰
امۃ الحفیظ ہمشیرہ دفیسر عبد السلام صاحب	۳۵/۰۰
حکیم بشیر احمد صاحب مع اہل و عیال	۳۰/۰۰
راجہ خورشید احمد صاحب منیر	۲۱/۰۰
عارفہ بیگم اہلیہ سردار کریم داد خاں (لجنہ ربوہ)	۱۰/۰۰
سکینہ والدہ مقصود احمد صاحب شاہد	۵/۰۰
اماں رحمت بی بی صاحبہ	۶/۰۶
امۃ الوہاب صاحبہ	۷/۰۰
امۃ الحفیظ صاحبہ	۶/۰۰
صفیہ بیگم بنت مولوی راجیکی صاحب	۶/۰۰
مہراں بی بی صاحبہ	۶/۰۰
رسول بی بی اہلیہ بشیر احمد صاحب	۵/۱۲
والدہ عبد اللہ صاحب	۵/۷۵
عطیہ بیگم بنت عبد الرحمٰن صاحب	۵/۰۰
نصیرہ نزہت اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب	۹/۰۰
سعیدہ بیگم اہلیہ ناصر الدین صاحب	۵/۰۰
خدیجہ بیگم اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب	۵/۰۰
حمیدہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر پیرزادہ گل حسن صاحب	۱۰/۰۰
غلام فاطمہ والدہ سلطان احمد صاحب	۵/۱۹
امۃ العزیز اہلیہ حکیم محمد اسماعیل	۵/۹۴
مختار بی بی اہلیہ فضل احمد صاحب	۵/۵۶
صغریٰ بیگم اہلیہ محمد شفیع صاحب	۵/۲۵
غلام فاطمہ اہلیہ مستری تاج الدین صاحب	۵/۶۲
امۃ المجید اہلیہ منظور احمد صاحب	۶/۰۰
سید نور ہمشیرہ چوہدری بشارت احمد صاحب	۶/۰۰
مختار بی بی اہلیہ فضل احمد صاحب	۵/۰۶

رسول بی بی اہلیہ خورشید احمد صاحب	۵/۵۰
والدہ قاری محمد امین صاحب	۵/۰۶
اہلیہ صاحبہ میجر محمد اسماعیل صاحب	۸/۰۰
عنایت بی بی اہلیہ بدر الدین صاحب	۵/۰۰
سلیمہ بی بی اہلیہ صوبیدار غلام رسول صاحب	۱۱/۵۰
حمیدہ بیگم اہلیہ عبد الغنی صاحب سٹیشن ماسٹر	۲۱/۰۰
رسول بی بی اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب چیمہ	۶/۷۵
اہلیہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	۱۰/۰۰
مسعودہ صاحبہ اہلیہ بابو عبد العزیز صاحب	۱۱/۰۰
زینب بی بی اہلیہ مستری عبد العزیز صاحب	۱۲/۰۰
عزیزہ بی بی اہلیہ ٹھیکیدار غلام رسول	۲۰/۰۰
عائشہ اہلیہ عبد الجلیل صاحب	۱۱/۷۵
استانی برکت بی بی صاحبہ	۱۵/۱۲
اہلیہ صاحبہ مہاشہ محمد عمر صاحب	۵/۵۰
صادقہ بیگم بنت صوفی رمضان علی صاحب	۸/۰۰
اہلیہ بشیر احمد صاحب	۵/۰۰
زینب بی بی بیوہ حمید الدین صاحب	۵/۰۰
رضیہ بیگم اہلیہ چوہدری عطاء اللہ خان صاحب	۱۳/۷۵
عائشہ صدیقہ اہلیہ عبد المنان صاحب	۲/۲۵
امۃ اللطیف صاحبہ	۶/۲۵
زینب بی بی اہلیہ چراغ دین صاحب	۸/۲۵
امۃ اللہ لال پری صاحب	۵/۱۹
صادقہ بنت چراغ دین صاحب	۲/۲۵
ساجدہ منیرہ اہلیہ حبیب اللہ خاں صاحب	۵/۲۵
اہلیہ صاحبہ محمد اقبال صاحب	۵/۰۰
اہلیہ مرزا عبد الغنی صاحب	۵/۰۰
رابعہ بیگم اہلیہ حکیم عبید اللہ صاحب رانجھا	۵/۰۰
عطیہ بیگم بیوہ قاضی عبد الوحید صاحب	۵/۰۰
امۃ الحفیظ اہلیہ محمد اکبر علی صاحب	۵/۳۸
امۃ الحمید بیگم اہلیہ قاضی محمد رشید صاحب	۱۰/۰۰
رقیہ بیگم والدہ ضیاء اللہ صاحب	۵/۲۵
حمیدہ بیگم اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب	۵/۷۵
مبارکہ بشیر اہلیہ بشیر الدین صاحب	۶/۰۰
خورشید بیگم اہلیہ صفدر علی خاں صاحب	۵/۰۰
حسین بی بی اہلیہ فضل احمد صاحب	۵/۲۵
سلیمہ مبارکہ بنت محمد دین درویش	۵/۵۰
تمیزہ فاطمہ اہلیہ جمیل احمد صاحب	۸/۳۱
حمیدہ بیگم اہلیہ عطاء اللہ صاحب	۶/۰۰
امۃ الحفیظ اہلیہ عطاء اللہ صاحب	۹/۰۰
زہرہ بیگم اہلیہ احسان اللہ صاحب	۲/۲۰
زینب قدسیہ بنت مولوی راجیکی صاحب	۸/۰۰
کریم بی بی والدہ فضل احمد صاحب	۶/۰۰
مجیدہ اہلیہ مستری عبد الرحیم صاحب	۵/۲۵
محمدی بیگم اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب	۱۰/۱۲
صغریٰ فاطمہ بنت بابو فضل دین مرحوم	۵/۳۷
عائشہ بیگم اہلیہ محمد صدیق صاحب	۵/۲۵
دولت بی بی بیوہ غلام محمد مرحوم	۵/۰۶
شریفاں بی بی والدہ محمد کریم مبشر	۵/۱۲
خورشید عصمت اہلیہ مرزا محمد رفیع صاحب	۵/۰۶
رشیم بی بی اہلیہ محمد دین صاحب	۵/۰۰
صدیقہ بیگم صاحبہ گنگا پوری	۲۳/۰۰

صغریٰ فاطمہ اہلیہ شیخ نعمت اللہ صاحب	۶/۵۰
رضیہ بیگم اہلیہ ممتاز رسول صاحب	۱۲/۰۰
اکبری خانم صاحبہ گنگا پوری بچگان	۳۹/۰۰
〃 〃 از والد صاحب مرحوم	۸۰/۷۵
انوری بیگم صاحبہ گنگا پوری مع بچگان	۴۸/۰۰
طاہرہ بیگم صاحبہ	۱۰/۰۰
امۃ الحفیظ بیگم عفت	۵/۷۵
سیدہ سکینہ اہلیہ محمد یوسف شاہ صاحب	۵/۰۰
نذیراں بی بی اہلیہ عبد الرزاق صاحب	۵/۳۱
سردار بیگم اہلیہ عبد الرشید صاحب	۱۰/۰۰
امۃ الرحمٰن اہلیہ ڈاکٹر ایم ایچ قریشی	۵/۰۰
انوری بیگم اہلیہ ڈاکٹر سردار علی صاحب مع والدہ	۷/۰۰
امۃ القیوم بنت غلام محمد صاحب از آنحضرت صلعم	۴۰/۰۰
نواب بیگم صاحبہ	۵/۰۰

ضلع جھنگ

میاں ناصر علی صاحب جھنگ صدر	۲۵۳/۰۰
چوہدری محمد رمضان صاحب	۱۴/۵۰
منظور احمد ولد میاں محمد رمضان صاحب	۸/۸۸
میاں کریم بخش صاحب	۶/۰۰
بچگان بابو عبد الحلیم صاحب	۶/۱۲
بشریٰ نسیم بنت چوہدری سراج دین صاحب	۵/۳۷
بچگان 〃 〃	۵/۱۲
اہلیہ چوہدری محمد یٰسین صاحب	۶/۰۰
قاضی عبد الرحمٰن صاحب	۶/۲۵
آمنہ بیگم صاحبہ بنت قاضی اللہ بخش صاحب	۵/۰۰
میاں عبد الرحمان صاحب گھڑی ساز مع اہل و عیال	۱۴/۰۰
اہلیہ مستری محمد عبد اللہ صاحب	۵/۴۴
اہلیہ ماسٹر بشیر الدین صاحب	۸/۲۵
محمد تقی صاحب	۵/۰۰
حرمت بی بی صاحبہ	۵/۳۷
محمد عبد اللہ صاحب	۵/۷۵
مرزا خدا بخش صاحب مرحوم جھنگ شہر	۵/۷۵
والدہ چوہدری شبیر احمد صاحب 〃	۷/۲۵
ہمشیرہ محمد یحییٰ صاحب 〃	۷/۶۲

جماعت احمدیہ چنیوٹ

مستری عبد الکریم صاحب ننگلوی	۲۱/۰۰
گلزار احمد صاحب نزد گرہ	۲۰/۰۰
خالد ہدایت صاحب بھٹی	۵۵/۰۰
سردار عبد القادر صاحب	۱۳/۲۵
بابو عبد الماجد صاحب مع اہل و عیال	۱۸/۳۶
فضل حق صاحب	۵/۰۰
میاں مبشر احمد صاحب نزد گرہ مع اہلیہ	۱۰/۸۷
معراج الدین صاحب ٹرنک مرچنٹ	۶/۲۵
مستری نواب الدین صاحب مع اہلیہ	۱۵/۵۱
والدہ 〃 〃	۵/۲۵
شیخ نذیر احمد صاحب سہگل	۱۱/۵۰
میاں محمد شفیع صاحب نزد گرہ مع اہلیہ	۱۱/۰۰
سلیمہ بیگم اہلیہ مستری علم الدین صاحب	۷/۶۲
منصورہ بیگم اہلیہ عبد الرحمٰن یحییٰ	۵/۰۶
اللہ رکھی اہلیہ عبد الغنی ٹیلر ماسٹر	۵/۰۶

سعیدہ بیگم اہلیہ فضل الرحمٰن صاحب	۵/۰۰
جمیل الرحمٰن صاحب خلیل مع اہلیہ	۱۲/۳۱
مرزا اسلام اللہ صاحب منجانب والدین و مرزا عنایت اللہ مرحوم	۱۵/۰۰
مولوی مصباح الدین صاحب	۵/۰۰
زبیدہ بیگم بنت سیٹھ محمد صدیق صاحب	۵/۰۰
خیراں بی بی والدہ محمد حنیف صاحب	۶/۰۶
شیخ سلطان علی صاحب مع اہلیہ	۲۴/۲۵
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قریشی	۶/۰۰

احمد نگر

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب اتالیق	۴۵/۶۲
چوہدری علی شیر صاحب	۱۰/۰۰
〃 علی محمد صاحب دکاندار	۶/۵۶
محمد ظہور خاں بٹیالوی	۵/۱۹
مولوی شبیر احمد صاحب قمر	۸/۸۱
خلیل الرحمٰن صاحب	۵/۰۰
رمضان بی بی اہلیہ محمد حسین صاحب	۵/۳۱
رشید احمد سعید احمد پسران علی محمد صاحب	۶/۲۵
شریف احمد صاحب قادیانی	۵/۷۵
میاں رحیم بخش صاحب سیکھوانی	۵/۶۹
عبد الرحیم صاحب فوجی	۵/۵۶
عبد الحق صاحب بٹ	۵/۲۵
رحمت بی بی اہلیہ رحمت اللہ صاحب	۵/۰۰
منصورہ بیگم اہلیہ مستری عبد العزیز صاحب	۵/۳۱
بشریٰ بیگم اہلیہ محمد امین صاحب	۶/۰۶
مستری دین محمد صاحب	۵/۳۱
سکینہ بیگم اہلیہ محمد ظہور خان صاحب	۵/۲۵
مستری رحیم بخش صاحب	۵/۱۲
منصور احمد صاحب ظفر	۵/۰۰
جمیل احمد صاحب طاہر	۵/۱۲
برکت بی بی صاحب	۵/۰۶
محمد صدیق احمد و شیر محمد صاحبان	۵/۳۷
اللہ یار صاحب منور	۵/۱۹
حفیظہ بیگم دختر دین محمد صاحب	۵/۰۶
ڈاکٹر فضل حق صاحب لائلپوری	۶/۰۰
مستری نواز خان صاحب	۱۰/۰۰
اہلیہ مولوی عبد المنان خان صاحب چک ۹۷ ج ب	۵/۷۵
محمد شریف خان صاحب 〃	۵/۰۰
محمد سلیم خان صاحب	۵/۴۴
بابو محمد اشرف صاحب گکی نو	۷/۵۶
احمد بخش صاحب 〃	۵/۰۷
نذیر احمد صاحب مع والدین	۱۳/۰۰
عبد اللطیف صاحب	۵/۰۰
نیاز احمد صاحب پوسٹمین ٹھٹھہ سندرانہ	۵/۰۰
چوہدری محمد صادق صاحب چک ۵ ۳۰۱	۶/۰۰
منور احمد صاحب 〃	۵/۸۱
شریفاں بی بی صاحب 〃	۵/۷۵
محمد شفیع صاحب مع اہلیہ 〃	۱۲/۰۰
غلام حیدر صاحب مع اہلیہ 〃	۵/۰۰
حاجی راجہ صاحب چاہ لڈیانہ	۲۰/۰۰
رائے اللہ بخش صاحب کوٹ سلطان	۵/۰۰
خان محمد صاحب بدھر 〃	۱۰/۰۰

محمد علی صاحب کوٹ سلطان ۵/۰۰
چوہدری سید عالم صاحب کالو وال ۶/۰۰
عبد المجید صاحب ہرنیوالی ۲۵/۰۰

ضلع گجرات

مکرم ڈاکٹر اعظم علی خاں صاحب گجرات شہر ۵۷/۰۰
میاں خدا بخش صاحب 〃 ۱۶/۹۴
ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب 〃 ۷۵/۰۰
سید باغ علی صاحب 〃 ۱۹/۰۰
راجہ علی محمد صاحب 〃 ۲۳۴/۰۰
منشی محمد رمضان صاحب 〃 ۵/۴۴
استانی برکت بی بی صاحبہ 〃 ۵/۷۵
اہلیہ و بچگان میاں خدا بخش صاحب 〃 ۵/۹۴
میجر ڈاکٹر اکبر علی صاحب عثمان 〃 ۳۳/۰۰
منشی محمد ابراہیم صاحب 〃 ۷/۵۰
میاں محمد دین صاحب 〃 ۸/۰۰
اہلیہ و بچگان حاجی احمد صاحب 〃 ۵/۳۷
ڈاکٹر احمد حسن صاحب 〃 ۱۹/۵۰
استانی سرور بیگم صاحبہ 〃 ۶/۰۰
چوہدری سردار خان صاحب معہ اہل و عیال 〃 ۸/۸۷
کیپٹن اعجاز ربانی صاحب معہ عزیز و اقارب 〃 ۹۷/۰۰
سید رشید احمد صاحب 〃 ۵/۱۳
چوہدری محمد اصغر صاحب 〃 ۵/۱۲
چوہدری عنایت اللہ صاحب 〃 ۱۰/۰۰
چوہدری محمد حسین صاحب 〃 ۶۳/۲۵
محمد صادق صاحب مع اہلیہ 〃 ۱۰/۷۵
جلال بانو والدہ محمد افضل خانصاحب بہل پور ۹/۰۰
مکرم محمد افضل خانصاحب معہ اہل و عیال 〃 ۲۲۳/۰۰
خالد سیف اللہ خاں صاحب 〃 ۷/۵۰
چوہدری سردار خاں صاحب 〃 ۸/۰۰
حاجی اللہ لوک صاحب مرحوم ننہال ۱۱/۶۲
چوہدری عبد الکریم صاحب 〃 ۱۵/۰۰
ملک سلطان احمد صاحب معلم 〃 ۱۰/۲۴
چوہدری برکت علی صاحب 〃 ۷/۵۰
چوہدری کرم داد صاحب 〃 ۵/۰۰
فضل الٰہی صاحب ملازم 〃 ۵/۰۰
صاحب داد صاحب 〃 ۵/۰۶
فضل بی بی صاحبہ ہمشیرہ برکت علی صاحب 〃 ۵/۰۰
مولوی امام الدین صاحب معہ اہلیہ جسوکے سردے ۱۵/۱۲
فضل احمد صاحب مع اہلیہ 〃 ۲۱/۱۹
پیر اندتہ صاحب ولد الہ دین صاحب 〃 ۶/۱۲
مولوی محمد حسین صاحب 〃 ۵/۳۱
محمد احمد صاحب ولد محمد حسین صاحب 〃 ۱۱/۵۶
محمد شریف صاحب ولد اللہ دتہ صاحب 〃 ۱۰/۱۸
نذر محمد صاحب ولد حاتم علی صاحب 〃 ۵/۰۰
مولوی احمد دین صاحب منجانب بچگان 〃 ۶/۵۰
رابعہ بیگم اہلیہ محمد خانصاحب 〃 ۵/۱۲
تاجدین صاحب ولد فتح الدین صاحب 〃 ۵/۰۰
غلام محمد صاحب ولد اللہ دتہ صاحب 〃 ۵/۰۰
خوشی محمد صاحب 〃 ۵/۰۰
مولوی فضل الدین صاحب معہ اہلیہ چک سکندر ۱۰/۰۰

میاں فضل الدین صاحب چک سکندر ۶/۰۰
عائشہ بی بی اہلیہ مولوی عبد العزیز صاحب 〃 ۶/۰۰
سیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ رحم داد صاحب 〃 ۵/۰۰
امام دین صاحب ولد رحم علی صاحب 〃 ۵/۰۰
بھاگ بھری بیوہ غلام محمد صاحب مرحوم 〃 ۱۰/۰۰
جلال خاں صاحب 〃 ۵/۰۰
خان محمد صاحب 〃 ۵/۰۰
میاں رحمت معہ بھاگ بھری اہلیہ خود 〃 ۵/۰۰
فضل احمد ولد میاں رحمت صاحب 〃 ۵/۰۰
سراج دین ولد فضل الدین صاحب 〃 ۵/۰۰
غلام محمد صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۳/۲۵
فاطمہ بی بی دختر امام الدین صاحب 〃 ۵/۰۰
فتح بیگم اہلیہ غلام احمد صاحب 〃 ۷/۰۰
محمود صاحب ولد کالا صاحب 〃 ۵/۰۰
نذیرہ بیگم دختر غلام رسول صاحب 〃 ۵/۰۰
خان محمد صاحب بوٹ ساز 〃 ۱۰/۰۰
عبد الغفار ولد غلام محمد صاحب 〃 ۷/۲۵
نعمت بی بی اہلیہ غلام محمد صاحب 〃 ۵/۰۰
سردار بیگم زوجہ فضل کریم صاحب 〃 ۵/۰۰
بچگان مکرم فضل الدین صاحب 〃 ۵/۰۰
اللہ دتہ صاحب ملہی 〃 ۵/۰۰
محمد خاں صاحب ولد تاجہ صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۰/۰۰
عبد الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۰/۰۰
محمد رمضان صاحب مع والد صاحب 〃 ۱۰/۰۰
میاں عبد اللطیف صاحب امام الصلوٰۃ ۵/۰۰
محمد فاضل صاحب کلانوالہ ۵/۰۰
فضل کریم صاحب ولد عبد العظیم صاحب 〃 ۵/۰۰
سیدہ شاہ بیگم صاحبہ گھیڑ ۱۳/۶۲
سید عبد الغنی شاہ صاحب 〃 ۲۳/۰۰
〃 عبد المجید شاہ صاحب 〃 ۶/۶۲
〃 عبد الرفیق صاحب 〃 ۶/۶۲
〃 عبد الحکیم شاہ صاحب 〃 ۱۸/۲۵
صوبیدار میجر اللہ دتہ صاحب دھیرکے ۱۹۷/۵۰
چوہدری احمد خاں صاحب بھٹی 〃 ۷/۵۶
〃 محمد خاں صاحب 〃 ۵/۶۲
〃 محمد حسین صاحب نمبردار 〃 ۷/۳۷
〃 ثناء اللہ صاحب 〃 ۶/۰۰
اہلیہ و بچگان بشیر احمد صاحب چیمہ 〃 ۵/۵۰
ملک محمد رمضان صاحب 〃 ۱۲/۰۰
چوہدری فیض احمد صاحب 〃 ۵/۲۵
راجہ نور الدین صاحب 〃 ۱۰/۲۵
میاں غلام محمد صاحب 〃 ۶/۹۴
چوہدری دیوان علی صاحب سیرا عالمگیر ۱۳/۱۰
〃 عبد الحق صاحب 〃 ۱۲/۷۵
〃 ناصر احمد صاحب 〃 ۴۳/۰۰
میجر منظور الحسن صاحب مع بزرگان ۲۶۷/۰۰
بیگم صاحبہ میجر منظور الحسن صاحب معہ بچگان 〃 ۱۰/۰۰
چوہدری سلیم احمد صاحب معہ بچگان 〃 ۷/۰۰
مبشر احمد صاحب سعد اللہ پور ۳۲/۰۰
منور احمد صاحب 〃 ۵/۲۵
میاں محمد ابراہیم صاحب سماعلہ ۱۰۰/۰۰

چوہدری شریف احمد صاحب مع اہلیہ سماعلیہ ۱۵/
میاں غلام رسول صاحب دکاندار 〃 ۱۰/۰۰
عبد المالک صاحب 〃 ۷/۰۰
فیض احمد صاحب 〃 ۶/۰۰
اللہ داد صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۱/۰۰
رابعہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب 〃 ۹۰/۰۰
میاں غلام حیدر والد محمد بشیر صاحب سوک کلاں ۵/۲۵
حاکم بی بی صاحبہ والدہ 〃 〃 ۲۷/۰۶
ملک شریف احمد صاحب مع والدہ ۱۱/۱۳
محمد بشیر صاحب منجانب نانا و نانی صاحبہ ۱۲/۳۸
چوہدری احمد الدین صاحب شادی وال ۵/۰۰
غلام محمد صاحب 〃 ۶/۵۰
چوہدری محمد شریف صاحب 〃 ۵/۰۰
محمد بی بی اہلیہ مولوی عمر الدین صاحب 〃 ۱۰/۲۵
فاطمہ بی بی بیوہ مہر احمد دین صاحب 〃 ۵/۵۰
زینب بی بی بیوہ عبد الغفار صاحب 〃 ۵/۲۵
امام بی بی بیوہ حاکم علی صاحب 〃 ۸/۳۷
مستری محمد علی صاحب 〃 ۵/۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب شیخ پور ۱۲/۵۰
خالد محمود احمد پسر 〃 〃 ۸/۰۰
چوہدری رحمت خاں صاحب 〃 ۷/۰۰
میاں خاں صاحب کھرل 〃 ۱۰/۰۰
چوہدری سردار خانصاحب 〃 ۶/۸۱
شیر محمد ولد محمد حسین صاحب 〃 ۵/۰۰
ہاجرہ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب 〃 ۱۲/۵۰
محمد شریف صاحب عالم گڑھ ۱۵/۱۲۵
مہر برکت علی صاحب فتح پور ۵/۰۰
ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب معہ اہلیہ و بزرگان ۳۰۰/۰۰
برکت علی صاحب ترٹیاں والا 〃 ۱۷/۵۰
غلام مسیح موعود رشید احمد صاحب ۴۵/۰۰
سعادت اسماعیل صاحب 〃 ۵/۰۰
عالم بی بی صاحبہ ککرالی ۱۱/۴۴
منشی احمد دین صاحب کنجاہ ۱۲/۲۵
عبد الکریم صاحب مع عزیز و اقارب 〃 ۵۶/۰۰
چوہدری فضل احمد صاحب 〃 ۱۲/۲۵
زینب بی بی اہلیہ چوہدری فضل احمد 〃 ۷/۲۵
نذیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ 〃 ۷/۲۵
رحمت خاں صاحب ولد وزیر صاحب 〃 ۵/۲۵
چوہدری احمد الدین صاحب مع اہلیہ 〃 ۱۶/۵۰
ہاجرہ بیگم اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب 〃 ۱۲/۰۰
چوہدری سلطان احمد صاحب کھاریاں ۳۳/۰۰
غلام محی الدین صاحب 〃 ۱۴/۱۹
چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب 〃 ۷/۱۲
منشی محمد خاں صاحب 〃 ۵/۳۷
رحمت خاں صاحب حوالدار 〃 ۷/۳۷
شاہ محمد صاحب 〃 ۵/۰۰
ہاجرہ بیگم بیوہ چوہدری فضل الٰہی صاحب ۳۰/۴۴
رحمت بی بی صاحبہ بیوہ 〃 ۱۰/۱۹
زینب بی بی ہمشیرہ چوہدری سلطان احمد صاحب ۱۲/۰۰
بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر عبد اللہ صاحب 〃 ۹/۱۹
جنت بی بی اہلیہ عبد الحق صاحب 〃 ۱۴/۰۰

نور الٰہی بیوہ مولوی سعد الدین صاحب کھاریاں ۵/۵۰
بھاگ بھری بیوہ ماسٹر محمد خاں صاحب مرحوم 〃 ۶/۱۹
رحمت بی بی بیوہ 〃 〃 〃 〃 ۵/۳۷
فضل بیگم اہلیہ مولوی عبد الرحمان صاحب 〃 ۵/۴۴
مائی بھولی صاحبہ 〃 ۵/۰۰
صوبیدار احمد خانصاحب 〃 ۵/۰۰
چوہدری نور داد صاحب 〃 ۵/۰۰
چوہدری عبد الرحمن صاحب نمبردار 〃 ۵/۵۰
چوہدری غلام احمد صاحب 〃 ۵/۰۰
میاں محمد سلیم صاحب 〃 ۵/۶۲
چوہدری یوسف ایاز صاحب 〃 ۱۰/۰۰
فضیلت بیگم اہلیہ مشتاق احمد صاحب 〃 ۶/۷۵
عزیزہ نور بیگم مرحومہ بنت ماسٹر محمد عبد اللہ 〃 ۵/۰۰
سردار بیگم اہلیہ چوہدری فیروز خانصاحب 〃 ۵/۰۰
نور بیگم صاحبہ ہمشیرہ 〃 〃 〃 ۵/۰۰
امیر بیگم اہلیہ فضل الٰہی صاحب 〃 ۱۰/۶۲
راج بیگم اہلیہ عالم الدین صاحب حوالدار 〃 ۵/۰۰
عنایت بیگم اہلیہ رحمت خاں صاحب 〃 ۵/۰۰
سید بیگم بنت عالم دین صاحب حوالدار 〃 ۱۰/۲۵
فضل بیگم 〃 〃 〃 〃 ۵/۵۶
راج بھری اہلیہ قلا داد صاحب 〃 ۵/۰۰
راج بیگم اہلیہ صوبیدار فضل الٰہی صاحب 〃 ۵/۳۷
جنت بی بی بیوہ منشی مہر دین صاحب 〃 ۱۰/۰۰
فتح بیگم زوجہ رحم داد صاحب 〃 ۵/۱۲
راج بیگم بنت ماسٹر عبد الغفور صاحب مرحوم 〃 ۵/۵۰
راج بیگم اہلیہ شریف احمد صاحب 〃 ۵/۱۹
حیات بیگم زوجہ عزیز احمد صاحب 〃 ۵/۱۲
فضل بیگم اہلیہ قدر داد صاحب 〃 ۵/۵۰
رحمت بی بی صاحبہ بیوہ عبد اللہ صاحب 〃 ۵/۵۰
نور بیگم ہمشیرہ ایاز صاحب وکیل 〃 ۵/۳۷
راج بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 〃 ۵/۳۷
بیگم بی بی اہلیہ اللہ داد صاحب 〃 ۵/۱۲
آمنہ بی بی بنت امام الدین صاحب 〃 ۵/۰۰
فضل بیگم بنت میاں نور الدین صاحب 〃 ۵/۵۰
سید بیگم اہلیہ راج علی صاحب 〃 ۱۰/۵۶
بشریٰ بیگم بنت عبد الحق صاحب 〃 ۵/۸۷
حفیظ بیگم اہلیہ محمد سلیم صاحب دکاندار 〃 ۵/۵۰
نذیر بیگم اہلیہ فتح خاں صاحب 〃 ۵/۵۰
مائی کرم بھری بیوہ میاں نور الدین مرحوم 〃 ۵/۰۶
مستری منظور احمد صاحب معہ والدین و اہلیہ و بچگان ۳۰/۰۰
نعمت بی بی دختر امام الدین صاحب 〃 ۵/۰۰
حافظ عطاء الحق صاحب 〃 ۶/۰۰
حوالدار مبارک احمد صاحب 〃 ۳۴/۸۷
حوالدار عبد الحمید صاحب 〃 ۶/۲۵
میجر غلام رسول صاحب وڑائچ 〃 ۵۰/۰۰
〃 〃 بیگم صاحبہ 〃 ۲۵/۰۰
〃 〃 بچگان 〃 ۲۵/۰۰
محمد کریم صاحب حوالدار 〃 ۵/۰۰
کوئین ایاز معرفت کیپٹن ایاز صاحب 〃 ۵/۰۰
چوہدری عبد اللہ خان صاحب 〃 ۵/۰۰
حوالدار بشیر احمد صاحب 〃 ۶/۵۰

چوہدری غلام محمد صاحب ولد عالم دین صاحب ۵/۰۰
" نذیر احمد صاحب حوالدار کھاریاں ۵/۰۰
تاج بیگم بنت فیروز خان صاحب " ۵/۰۰
بیگم بی بی اہلیہ محمد بخش صاحب " ۵/۰۰
رضیہ بیگم اہلیہ فضل علی صاحب " ۵/۰۰
فضل بیگم اہلیہ غلام علی صاحب " ۵/۰۰
ممتاز بیگم بنت سید احمد شاہ " ۲۰/۰۰
جمعدار نادر خاں صاحب " ۱۸/۰۰
لطیف احمد خان صاحب " ۵/۵۰
عبدالحلیم صاحب " ۶/۰۰
دفعدار احمد خان صاحب " ۵/۰۰
محمد رفیق صاحب " ۶/۵۰
محمد رفیع صاحب " ۶/۰۰
چوہدری محمد شریف صاحب " ۵/۰۰
سخی محمد صاحب گھنگ حنین ۱۷/۲۵
رحمت خاں صاحب نمبردار " ۶/۳۸
نذیر احمد ولد غلام محمد صاحب " ۵/۵۰
پیر محمد عبداللہ صاحب گولیکی ۱۲/۲۵
پیر بشیر عالم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۱۸/۰۰
چوہدری فتح عالم صاحب " ۴۷/۵۰
سردار خاں صاحب نمبردار " ۱۳/۷۵
پیر محمد صاحب وار دادن صاحب " ۵/۰۰
محمد خان صاحب ولد غلام محمد صاحب ۹/۶۹
خوشی محمد صاحب ولد فضل دین صاحب ۶/۰۰
محمد یار صاحب اختر " ۱۰/۰۰
رسول بی بی اہلیہ محمد خاں صاحب " ۵/۰۰
فضل احمد صاحب مدرس " ۵/۰۰
پیر محمد اکبر صاحب " ۵/۵۰
قریشی محمد عالم صاحب لالہ موسیٰ ۲۲/۰۰
چوہدری محمد اقبال صاحب " ۶/۲۵
" محمد اشرف صاحب " ۶/۷۵
میاں محمد صادق صاحب " ۶/۰۰
شیخ محمد یوسف صاحب " ۵/۰۰
میاں شریف احمد صاحب بگے ۸/۲۵
چوہدری متعلی خاں صاحب مرالہ ۴۵/۰۰
" ولایت خانصاحب " ۲۵/۰۰
" سخی محمد صاحب معہ اہل وعیال " ۴۰/۰۰
رسول بی بی اہلیہ چوہدری غلام نبی صاحب ۵/۰۰
بیگم بی بی صاحبہ ۵/۰۰
بلقیس اختر بنت غلام نبی صاحب ۵/۰۰
زینب بی بی بنت محمد فضل عظیم صاحب ۵/۰۰
فضل بیگم اہلیہ چوہدری عبدالمجید صاحب ۵/۰۰
عزیزہ بیگم اہلیہ چوہدری عبدالحکیم صاحب ۵/۰۰
محمود احمد صاحب مکیانہ ۵/۲۵
عبدالقیوم صاحب " ۵/۰۰
ظفر بیگم اہلیہ محمد زمان صاحب ۵/۰۰
مرزا نور احمد صاحب نسووالی سیرال ۱۰/۶۸
چوہدری محمد اشرف صاحب پیرانوالہ ۱۱/۰۰
شیخ منور حسین صاحب منڈی بہاؤالدین ۱۴۰/۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال ۱۰۶/۰۰
ملک برکت علی صاحب ۲۴/۰۰

اہلیہ شیخ منور حسین صاحب منڈی بہاؤالدین ۳۲/
مظہر حسین وطاہر حسین صاحب پسران ۱۷/۰۰
شیخ سعادت احمد صاحب ۵/۸۷
مستری غلام رسول صاحب ۹/۰۰
" " منجانب اہلیہ ۸/۰۰
مرزا حمید احمد صاحب ۱۲/۰۰
" " منجانب اہلیہ ۶/۵۶
سید مظہر علی صاحب ۵/۲۵
محمد سعید صاحب مونگ ۸/۰۰
جماعت احمدیہ نصیرہ بلا تفصیل ۴۰/۸۱
چوہدری سلطان علی صاحب معہ اہلیہ دھوریہ ۱۲/۵۰
مولوی رحمت علی صاحب " ۱۹/۰۰
چوہدری تاج خاں صاحب " ۱۰/۰۰
راج بھری صاحبہ " ۱۰/۰۰
بیگم مولوی رحمت علی صاحب ۸/۲۵
چوہدری غلام احمد معہ اہل وعیال ۱۳۱/۵۰
فتح بیگم والدہ کیپٹن بشیر احمد صاحب ۲۶/۰۰
حمیدہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ۱۳/۰۰
اہلیہ راجہ شاہسوار صاحب ڈیری فارم ۷/۸۱
راجہ محمد اجمل خان صاحب چک ۲۶ ۲۵/۰۰

راولپنڈی

میاں اللہ بخش صاحب حلقہ مسجد راولپنڈی ۴۵/۰۰
قاضی عبدالرشید صاحب " ۱۲/۰۰
پیر انوار الدین صاحب " ۱۸۲/۵۰
چوہدری فضل احمد صاحب " ۳۰/۰۰
اہلیہ قاضی عبدالرشید " ۵/۰۰
مریم بی بی اہلیہ میاں اللہ بخش صاحب ۲۶/۷۵
چوہدری محمد طفیل صاحب معہ اہل وعیال ۳۲/۵۰
" نثار احمد صاحب معہ اہل وعیال ۴۹/۰۰
" عبدالکریم صاحب " " " ۲۱/۰۰
ایم فضل کریم صاحب ۱۲/۰۰
ملک انوار احمد صاحب ۹/۰۰
امۃ الرشید اہلیہ قریشی محمد اخلاق ۶/۵۰
غازی محمد امین صاحب حلقہ صدر ۶۶/۰۰
میاں ناصر احمد صاحب ۶/۵۰
سید شمیم احمد صاحب ۲۰/۰۰
محمد احمد خاں صاحب ۲۶/۶۲
" " اہلیہ صاحبہ ۵/۳۱
شوکت اختر صاحبہ ۵۰/۰۰
میاں طاہر احمد صاحب ۵/۰۰
عزیز اللہ صاحب ۱۱/۰۰
ملک عبدالوحید صاحب سلیم ۲۸/۰۰
رفیق احمد صاحب دہلوی ۲۶/۰۰
خواجہ غلام نبی صاحب معہ اہل وعیال ۵۰/۰۰
عبدالسلام صاحب بھٹی ۱۰۰/۰۰
مولوی عبدالغفار صاحب ڈار ۵۰/۰۰
سید محمد حسین شاہ صاحب حال کراچی ۴۱/۰۰
شیخ لطف المنان صاحب ۱۳/۲۵
اہلیہ صاحبہ " " ۱۰/۵۰
ملک بشیر احمد صاحب انجینیر ۱۴۰/۰۰
میجر محمد نواز صاحب ۱۱۰/۰۰

میاں محمد عالم صاحب حلقہ ریلوے لائنز راولپنڈی ۱۵/۵۰
چوہدری محمود احمد صاحب ناصر " ۱۱۸/۰۰
اہلیہ صاحبہ " " " ۶۲/۰۰
اہلیہ صاحبہ میاں محمد عالم صاحب ۵/۵۰
معروف سلطانہ صاحبہ دختر " ۵/۵۰
سید محمد حسین شاہ صاحبہ ۷/۵۰
میجر محمد اسلم صاحب ۶۰/۰۰
کرنل بشیر احمد صاحب ۲۰/۰۰
میجر پیر ضیاء الدین صاحب ۱۳۲/۰۰
امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ میجر ضیاء الدین ۴۶/۰۰
اہلیہ صاحب میجر محمد اسلم صاحب ۱۵/۰۰
سید غلام حسین صاحب ۴۰/۰۰
بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ۲۲/۰۰
بشیر [illegible] میجر ضیاء الدین صاحب ۱۳/۰۰
دبیر احمد صاحب " " راولپنڈی ۱۲/۰۰
امۃ القدیر طلعت دختر " " ۱۰/۰۰
نذیر احمد صاحب سیالکوٹی " ۳۳/۲۵
نصیر احمد صاحب ملک ۱۲/۰۰
مولوی جمال الدین صاحب پنڈ بیگوال ۵/۲۸
بشیر احمد صاحب کلیم " ۵/۲۸
یار محمد صاحب خادم " ۶/۲۵
نیاز احمد صاحب " ۵/۶۹
سرداراں بیوہ محمد عالم صاحب مع خاندان ۵/۸۷
سید محمد صاحب مع اہل وعیال ۵/۲۵
عبدالعزیز صاحب ولد دوست محمد ۵/۳۷
دوست محمد صاحب ۵/۲۸
محمد حسین صاحب مرحوم بذریعہ برادر ۵/۳۱
محمد یوسف صاحب مع اہل وعیال ۵/۰۰
مرزا عبدالرؤف صاحب معہ اہلیہ ۲۱۰/۰۰
مرزا عبدالکریم صاحب کیمبل پور ۲۵/۰۰
" " اہلیہ صاحب ۱۴/۰۰
مرزا عبدالرحیم صاحب انور ۸/۰۰
شمیم اختر صاحبہ ۸/۰۰
مرزا عبدالمجید معہ دیگر بچگان مرزا عبدالرؤف ۸/۰۰
اختر النساء بیگم مع بچگان ۵/۳۷
زیب النساء بیگم مع بچگان ۵/۲۵
حمیدہ بانو دختر ظفر الحق خانصاحب ۱۶۶/۵۰
فضل عمر صاحب ۸/۷۵
ظہیر احمد صاحب ۶/۵۰
امر الہی صاحب واہ کینٹ ۶/۷۵
حفیظ احمد صاحب " ۵/۲۵
فضل عمر صاحب منجانب والدین مرحومین ۵/۰۰
" " منجانب اہلیہ وبچگان ۵/۰۰
ظہور احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ ۱۲/۰۰
سردار سلطان سرخرو خاں صاحب والد کرنل سلطان محمد خاں ۷۶/۰۰
سرور بانو مرحومہ اہلیہ ملک سلطان محمد خاں ۱۵۱/۰۰
عائشہ صدیقہ بیگم اہلیہ " " " ۱۵۱/۰۰
راشدہ سلطانہ بیگم بنت " " " ۷۶/۰۰
سلطان رشید خاں صاحب " " " ۷۶/۰۰
سلطان ہارون خاں " " " ۷۶/۰۰
ڈاکٹر گوہر دین صاحب کوٹ فتح خاں ۳۷۰/۰۰

اہلیہ ڈاکٹر گوہر دین صاحب کوٹ فتح خاں ۵۱/۰۰
نعیمہ سلطانہ بنت ملک سلطان محمد خان صاحب ۷۶/۰۰
سلطان مامون خاں صاحب ابن " " ۱۸/۰۰
بابو خدا بخش صاحب ۸/۰۰
قریشی احمد شفیع صاحب میانوالی ۲۲/۲۵
چوہدری فقیر محمد صاحب " ۱۰/۰۰
کریم بخش صاحب بھکر ۱۶/۵۰
بلا تفصیل جماعت احمدیہ بھکر ۲۶/۲۵
کریم احمد صاحب نعیم داؤدخیل ۴۱/۰۰
امجد علی صاحب ۵/۰۰
چوہدری ذکاء اللہ صاحب ۱۴/۰۰
خدیجہ بیگم صاحبہ معلمہ ۵/۰۰
چوہدری محمد شریف صاحب ۳۷ ۵/۰۰
جنت بی بی صاحبہ اہلیہ " " ۵/۰۰
ڈاکٹر غفور احمد صاحب ۵/۰۰
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ " ۵/۰۰
چوہدری محمد عبداللہ صاحب ۵/۰۰
بشیراں بی بی اہلیہ " ۵/۰۰
چوہدری نور احمد صاحب ۵/۰۰
رمضان بی بی اہلیہ " " ۵/۰۰
چوہدری علی احمد صاحب ۵/۵۰
رشیدہ بی بی اہلیہ " " ۶/۰۰
چوہدری عبدالکریم صاحب ۵/۰۰
غفوراں بی بی اہلیہ " " ۵/۰۰
چوہدری محمد یوسف صاحب " ۵/۰۰
بلا تفصیل جماعت احمدیہ " ۱۰/۰۰
مولوی محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخاں ۶/۶۹
ماسٹر حسن خاں صاحب " ۷/۵۶
مولوی عبدالرزاق صاحب " ۶/۵۶
سید محمد صدیق صاحب ہاشمی " ۱۶/۷۵
محمد علی صاحب " ۶/۱۲
میر محمد خاں صاحب " ۵/۵۶
محمد اسلم صاحب ہاشمی " ۶/۵۰
ملک عبدالکریم صاحب " ۵/۷۵
حافظ محمد عمر صاحب " ۲۲/۰۰
عزیز محمد قدوس صاحب " ۱۸/۸۷
بہادر خاں صاحب حجانہ " ۱۸/۵۰
حفیظ احمد خاں صاحب " ۵/۰۰
غلام علی خاں صاحب " ۵/۰۰
ملک سلطان خاں صاحب " ۷/۰۰
اہلیہ سید محمد صدیق صاحب ہاشمی " ۱۱/۰۰
بچگان " " " ۱۰/۰۰
بیگم صاحبہ سردار امیر محمد خانصاحب کوٹ قیصرانی ۱۳۶/۰۰
غلام محمد صاحب بستی مندرانی ۷/۵۰
عبدالحی صاحب مدرس " ۹/۰۰
ماسٹر منظور احمد خانصاحب " ۶/۵۰
غلام صاحب معلم وقف جدید " ۶/۰۰
محمد عباس خاں صاحب ۵/۷۵
بشیر احمد خاں صاحب ۵/۳۸
محمد مسعود خان صاحب ۲۰/۰۰

(باقی)